Acc. No.

Class Mk.

Pub.

Date Rec'd. AUG 27 1930

Agent Dr. Wood

Invoice Date

Fund Blacker

Notify

Send to

Presented Ord. by Dr. Wood

Exchange

BINDING

Material

Binder

Invoice Date

Cost

McGILL UNIVERSITY LIBRARY

ROUTINE SLIP

No. 5.

Ṭibb-i-aspān,

(a treatise on treatment of diseases of horses)

Manuscript, in Hindustani

~~[illegible]~~

Transcribed in the beg. of the XIX c.

مسودہ

4115771

Hyderabad-Deccan
28. I. 1930.
W. 1.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس حق لکھوں پہلی بجا ہی | کہ وہ خالق ہر یک مخلوق کا ہی
شرف آدم کو سب خلقت میں بخشا | نبی کو اشرف آدم بنایا
عطا تس کر کئی براق و رفرف | کیا معراج سی اپنی مشرف
ہمیں پیدا کیا امت میں اونکی | محبت آل اور اصحاب کی دی
مگر اتنا ہی رحم و تفضل | کہ تھی راکب براق و دلدل
ہمیشہ بغل در آتش ہوں دل تنگ | فراخی رزق کی ہووی بصد رنگ

بیان ہمیں ہونی گندہ بغل کا

بغل میں جسکی ہو ہونکا خلل ہے | مغل کہتا اوسی گندہ بغل ہے

اوسی لیتا ہہن وہ دیکی یکماش   ولیکن وہ مغل جو ہی قزلباش

سو اوسکی ساری جانتی ہیں   نہ خوب اوسکو نہ بد ہی مانتی ہیں

بیچ ذکر بہونری گوم کے

تلی جو پیٹ کی بہونری ہو چہوٹی   تو اوسکو مرہٹی کہتی ہیں کہوٹی

کہڑی یکدم نہین اوس سا رہتی   زبان میں اپنی گوم اوسکو ہیں کہتی

سو اوس قوم کی اورونکی نزدیک   کہ اوس بہونری کی بدیمنی نہیں ٹہیک

بیان میں بہونری گنگا بات کی

اور آدمی تنگت کی باہر نظر جب   تو گنگا بات اوسی کہتی وہ ہیں سب

نہیں رکہتی ہیں اصلا نام اوسکو   بہت لیتی ہیں دیکر دام اوسکو

بیچ ذکر بہونری کہونٹہ کار کے

تلی برہات کی بہونری اگر ہے   تو وہ دونو یہ ہی یا ایک پر ہے

ذرا سن ہوش سے ای مرد کامل   اوسے پہچاننا ہے سخت مشکل
جو رخ پنجے کو اوس بھونری کا ہے یار   تو کھونٹا گاڑ نام اوسکا ہے زنہار
نہ ڈر اوس سے وہ بھونری خوب ہیگی   کہوں اوسکو جو اب معیوب ہیگی

بیچ ذکر بھونری کھونٹہ اوکھاڑ کے

جو منہ اوپر کو ہے تو ہے بری قسم   سمجھ کھونٹا اوکھاڑ اوسکا ہے اسم
جو سستا ہے ملے تو لے نہ زنہار   برا ہے وہ نہو اوسکا خریدار

بیچ بیان بھونری بیج بل کے

نلی پر ڈنڈ کی جو ہو بدستور   تو اوس گھوڑے کو مطلق تو نکر دور
و گھوڑا پاکہ اونچا پاکہ ہو پست   بلا شک جان اوسے وہ ہے زبردست
کہوں نام اوسکا وہ بھونری ہے بیج بل   جہان تک جی ہین آوی اوسپہ تو چل
جو جڑتی کانونکی ہیں بھونریاں دو   دیا ہوں نشت سر پر ای نکو خو

نوم

تو نام اونکا ہی ابلق ہین جان — وگر ہی ایک تو بد اوسکو پہچان

بیان ہتی بہونری سانپ کے

اگر بہونری ہو چڑھ بین پال کے ایک — تو بس سانپ ہی وہ ہرگز نہیں نیک

جو ہی دونو طرف تو اوس سی مت باگ — کہ ہی وہ ہمن کہتے ہین اوسی ناگ

جو ہون طاق یکطرف اور یکطرف جفت — تو اوس گہوڑیکو تو ہرگز نہ لی مفت

غرض یہ جسکی ہو دونین بہونریان طاق — تو اوس گہوڑیکو مت لی ہوکی مشتاق

دگر وہ جفت ہین تو اوسکو تو لی — فروشندہ جو کچھ چاہی وہی دی

بیان بہونری چتر بنہک کا

اب اوس بہونریکا ہی تجہکو کہوں ڈہنک — منصر جسکو کہتے ہین چتر بنہک

تجہی اگر آون اوس سی بیاری — اوسی بد جانتی ہین لوک ساری

خصوصاً راجپوتونکی ہی یہ جڑ — کہ دیکہہ اوسکو لگی ہی اونکو یہ رڑ

کہ یہ بد ہمین ہی اوسکو نہ لینا — اسی بستے ہین ہی رنی نہ دینا

اوسی پہچاننا تو ہی بہہ دشوار   نلی جو ہنرکا آدمی سو ہے یار

بیان ہی بہونری ڈنک اوچاڑکا

برا کہتے ہیں اوسکو لوک ڈرکر   وہ جو ہوتی ہی بہونری ساغری پر

اوسی بدجانتی ہیں خاص اوعام   وہ بہونری ڈنک اوجاڑ اسی ہی بدنام

ہیچ بیان عیب بہونری کی موافق حدیث شریف کے ہیں سوا سیم اوانکی جا بر رکھا ہی

شریعت کی بموجب سی ہی دو بد   مفصل اونکو کہہ دیتا ہوں بے کد

سو بد میں ایک ہے اور عیب ہے ایک   رکھو یار اونکو سب سنکر بد و نیک

جو ہی ارجل تو ہی بد میں لدریب   و کر ہی بدر کاب ہے تو ہی وہ عیب

بموجب شرع کی عیب انکی ہن اور   نہیں کو ہی کیا ہی خوب ہے غور

حدیث انکی تو حق میں ہی یکا ئی   نہیں اورونکی حق میں کوی ہدائے

شریعت پر ہی اپنا ہی عمل ہے   نہیں جسکا عمل اوسکو خلل ہے

:

فصل دوم

فصل دوسری بیچ بیان ہڈ اور موتڑہ کے

سراپا فصل دویم میں ہویدا — بیان ہڈی کا ہی اور موتڑی کا
جو سمجھا تو میری کہنے کو کچھ مایل — کہوں میں موتڑی کا تجھ سے احوال

بیچ ذکر موتڑونکی

بچھاڑی پاؤن کی گھٹونکی اندر — رگیں ہوتی ہیں باریک اے ہنرور
اگر وہ پھول جاوین تو ہی وہ روگ — اونہی کو موتڑہ کہتے ہیں سب لوگ
جو کم ہو تو نہیں ہی عیب چنداں — ولیکن گر بڑہی ہوں تو ہی نقصان

بیان ہڈونکی

اونہی کے متصل تو خوب کر غور — جو نکلیں جوڑ میں سی استخوان اور
تو اوسکو جان وہ ہڈی ہی بیشک — نہ سن مطلق فروشندہ کی بک بک
ولیکن ہی جو نوک اوسمیں تو ہی للک — اوسی تو للکی ہو کا زیست سی تنک

جو ہی ہموار تو جان اوسکو چپٹا　　بذوق اوسکو جہاں چاہی سو چپٹا
یونہیں کہتے ہیں اونہیں جو کی عاقل　　کہ ہی پہچان ناڈیکا مشکل
جو سمجھو تو جہو تو اپنی نزدیک　　نہیں کچھہ اسمین شک یہہ بات ہے ٹہیک

پہچانت ہین زانو کی

جو ہتو بکی ہو کٹہو نہیں بدستور　　تو اوسی گہوڑے سے ہی تو بہاگ جا دور
سبب ہی یہہ کہ اوسکو زانو آل ہے　　اوسی ہرگز نہ لی تو وہ برا ہے

پہچانت ہین مہر ہڈی کا

نلی مین ہی جو ہڈی اوبہری فی الحال　　جو بیر ہڈی اوسی کہتے ہین دلدل
اوسی اسو اسطی کہتے ہین عیب　　کہ ہوتی ہی وہ اچہی جلد لاریب
ولی انگریز کہتے ہین اوسی بد　　کہ ہی نزدیک اونکی عیب بیحد

ہے بیان تابراول کا

اگر موٹی ہو ہیون ہا تونکلی سم کے   تو گھوڑا اور رکھہ ایک اوسکا لگی

نہیں گر لنگ تو ہوگا وہ لنگڑا   حکر اول ہی بہت کر اوسی سی خطرا

بیان بیچ شتنگ کے

وگر پا وتکلی ہونیکا ہی یہ حال   تو وہ گھوڑا اسیکو مفت دی ڈال

وہ شتنگ ہی اوسی مت جان تو کم   جو حق کہیکا تہا سو کہہ چکی ہم

پہچانت پن کا نیکی کہ شتنگ سے اونچی ہوتی ہی

اگر شتنگ سی اوپر کچہ ہی اونچا   تو کہول انکہونکو کیون ہی تونی ہونچا

نہیں شتنگ لیوسی کہتے ہیں کانہ   تو اوسکا مطلقاً کچہ غم نکہانا

زبس شتنگ سی وہ ہوتا ہی اوپر   تو وہ لنگڑا نہیں ہوگا مقرر

جیئے گا جب تلک یونہیں رہیگا   جو دانہ ہی اوسی کا نہ کہیگا

بیان بیچ لنڈون کے

جو ہاتہہ اور پاون کی مٹھونکی اوپر کچہ اونچا سا ہوا اندر اور باہر
اور انڈونسے زیادہ ہووی یا کم تو اوسکا دلمین مطلق تو نکہا غم
وہ ظاہر دیکہنے مین عیب سا ہی پہ باطن مین یہی صورت بہلی ہی
مسلمان اور ہندو اوسکو ملکر کہا کرتی ہین بیضی ای برادر

بیان ہتینے کا

اگر گہوڑا کسیکا ہو ہتینے کا تو کہتے ہین کہ سر کاتی دہنی کا
کہے تو جسطرح مجہپر عیان ہے بتا مون مین ہتینے ہوتی جہان ہے
ادہر کو ناپیڑہ کی اور ادہر کو زرا تو غور سی دیکہہ ای نکو خو
برابر تخم خرما کی وہ یا کم جو ہی تو ہی ہتنے ای یار ہمدم

بیچ کیفیت منی کا

نہایت ہی ہتینے چہوتی اگر ہو تو کہتے ہین منی سب لوگ اوسکو

ہین

ہنہنی کرتی ہیں کہ خطرا منی سے — منی کو جانتی ہیں کم تہنے سی

فصل سیوم کہ جس گھوڑی کی صورت بری ہوتی ہے

سراسر فصل سیوم میں مکرر — بیان اوس عیب کا ہی ای میری یار
کہ گھوڑا جیسے بد صورت نظر آئی — بشرطی دیکھہ اوسکو صاحب رائی

بیچ بیان شتر دندان کے

بڑی ہوں دانت جسکی حد سی باہر — شتر دندان اوسی کہتے ہیں سارے

بیان میں قبیح پیشانی کے

اور اونچا ہووی ماتہا جسکا یارو — مغل کہتے قبیح پیشانی اوسکو
ولی کہتے ہیں سب اہل بصارت — کہ یہہ گھوڑا کریگا کچھہ شرارت

کیفیت میں پریشان گوشی کے

پریشان گوش ہی وہ ای سخندان — کشادہ اور ڈہیلی جسکو ہوں کان

اوسی کہتے ہیں سب اہل ولایت
کہ ہی مضبوط یہہ گہوڑا نہایت

پسند اوسکی سوا کرتی نہیں اور
میری بہی جڑہی میں کرتا ہوں تغیر

بیانہی تختہ گردنی کی

وہ جو گہوڑا نہیں کرتا ہی کونڈا
اوسی کوئی نہیں کہتا ہی اچہا

کہیں ہیں تختہ گردن اوسکو لدب
ولی مطلق نہیں معلوم ہین کچہ عیب

حقیقتہی کاوشانہ کی

بہت اونچی ہوں نشانہ جسکی حد سے
نظر وہ دیکہنے میں آوین بد سی

جو پوچہی کوی کیا ہی یہہ نشانہ
تو کہہ تو ہی یہہ گہوڑا کاوشانہ

بیانہین زین پشتہ کا

بہت سا جسکی موہوی ہیں پیٹ میں خم
تو جان اوسکو یہہ پلہ کسنے ہی یہہ کم

مغل سب زین پشت اوسکو ہیں کہتی
تعجب سی ہیں ساری دیکہہ رہتی

:

اولی

اوسی کہتے ہیں ہندوی بیہ اچھی　　اور اوس گہوڑیکو وہ کہتے ہیں کچی

بیانیں آہوشکم کے

لکا ہو پیٹ جسکا بہت ہیں یار　　فلاح اوسی ہنوگی تمکو زینہار

وہ خواہ ہووی بڑا او خواہ چہوٹا　　نہیں ہوکا کبہی وہ گہوڑا موٹا

سمجہ رکہہ اوسکو تو آہو شکم ہی　　یقین ہی جان رکہہ موتا وہ کم ہی

بیانیں سم چپاتی کے

چپاتی سم اوسی کہتے ہیں ساری　　کہ جسکی پتلی سم ہوتی ہیں پیاری

ہمیشہ گرم ریت اور کوہ پر یار　　بہت چلنی سے وہ ہو یگا ناچار

بیانیں خرسمہ کے

سموں میں جو کسے گہوڑیکی خم ہو　　تو ہی ہو وہ زیادہ یا کہ کم ہو

بہت کہاویگا وہ ٹہوکر تو کر دہیان　　اور اوس گہوڑیکو اپنی خرسمہ جان

بیانیں مرغ پاکی

میں مرغ پا کہتی ہیں اوسکو — کہ جسکی ہوویں سیدہی پاؤں دونو
بہت سیدہی ہوں اور ضم او نہیں ہو کم — تو بس تو مرغ پا کہہ اوسکو بی غم

بیان ہیں تبرگون کے

کہی تو اوسکو ہی تجکو بتاون — کہا کرتی ہیں سب جسکو تبرگون
وہ گہوڑا جسکا پچہا ہو بگڑتا — تبرگون ہی مقرر نام اوسکا
نلی سوداگر اوس گہوڑیکو زنہار — کہ وہ ہرگز نہیں ہوتا ہی تیار

بیان ہیں کچل کے

لگی کہنے اگر پاون کی پا ہم — تو پہر ہی وہ کچل پر تو نکہا غم
وہ خواہ لاغر ہو اور ہو خواہ بد مست — ولیکن ہی وہ چلنے میں زبردست
سپاہی کی تو ہی وہ کام کا یار — ولی سوداگر اوسکو لی نہ زنہار

بیان کیفیت کشادہ رگی

کشادہ

کشادہ ہو اوسی کہتی ہیں ویلال　　کہ پاؤں کہو لکر چلتا ہی جو چال

تو اہل ہند اوسی کہتے ہیں سب عیب　　مغل اچہا اوسی کہتے ہیں للاریب

فصل چہارم حقیقت میں عیب و صواب ہیچ زنگت گہوڑے کے

صواب و عیب جو زنگت میں ہی یار　　اون فصل چہارم میں وہ اظہار

معلوم کرنا ستارہ پیشانیکا

ستارا کو کہتی ہیں اوسی سب　　کہ جو جاوی انگوٹھی کی تلی دب

تلی مطلق اوسی میرا کہا مان　　نہایت نحس ہی بدہیں اوسی جان

جواب اوسکا جو پاو نہیں بتاوی　　تو عاقل دہیان میں اوسکو نہ لاوی

پچہاننا تبل کا

جو ہی اوسی بڑا تو ہی وہ تبل　　اوسی لیلی ہی نہیں کچہ اوسمیں بلچل

ذکر ماہرہ کا

دگر انکھون تلک جوڑا ہی فستقا — تو ہی وہ ماہرو وہ بس ہی اچھا

بظاہر دیکھتے ہین وہ برا ہی — ولی باطن ہین وہ ہشناک بہلدے

بیان عقرب کا

اگر بتبل ہین ہی کچھ بال ہمرنگ — تو لینی کا نکر تو اوسکو آہنگ

خبردار اوس سی ہی وہ عجب شڈب — مہبر سب اوسی کہتے ہین عقرب

بیان مین طاق کی

سفید یک انکھ جس گھوڑیکی ہووے — تو لازم ہی کہ مالک اوسکا رووے

یہہ سب کہتی ہین گھوڑا ہی یہ طاقی — رکھیگا گہر مین اوسکی کچھ نہ باقی

فروشندی کو صدقی پانچ قسمت دین — بہت بدیمنی ہی اصلا نہ تو لی

بیان مین جعفر کے

یہی دو نو وہ آدم چشم اگر ہے — تو مطلق اوس سی مت ڈر وہ جعفری ہی

جعفر

جو ہر چند باطن میں بھلا ہی   پہ ظاہر و کہنے میں وہ برا ہی

کیفیت گلدست کی

اگر ہووی سفید یک تہہ پایان   تو بس گلدستہ اوسکو جانی انسان

گران ہی ہاتہہ آوے لگا تو نہیں قہر   ولی برعکس ہے اوسکو تو ہی زہر

بیان میں چپ دست کی

سرک جاتا ہس سی تو اوسکی گر چپ   حذر کر اوس سی وہ گہوڑا ہی چپ دست

بیان میں بدم کے کہ جسکو مالدار کہتے ہیں

ولیکن اوس سفیدی میں ہو گر خال   تو جان اوسکو بدم کہتے ہیں دلال

وہ ہی سب قوم کے نزدیک بہتر   سنا ہی میں نے لوگوں سے مقرر

ولیکن جو مغل ہیں اہل ایران   یہی کہتے ہیں اوسکو دیکھ کر آن

برو کین اسپ پیل بالکارست   نمیگیرم کہ با با خال دار است

بیان مین ارجل کی

کسیکا پاؤن گر ہووی سفید ایک　　تو اوسکو ہی نجان ای یار تو نیک

نہین ہی داہنی اور بائین کی کجہ قید　　برا ہی وہ نرکہہ کچہ اوسسی امید

اوسی پہچانتی ہین لوک ساری　　بہت بد جانتی ہین لوک ساری

سبب سے یہہ وہ ارجل ہیکا کمبخت　　نلی اوسکو کہ ہیکا عیب وہ سخت

کہی گر کوی اگر تجکو الخان　　جواب اوسکا یہی ہاتہی مین تو مت جان

بہ مہری کہا اوسکو برا ہے　　اب اوسکے عیب مین تکرار کیا ہے

پہچانت مین رنگ سور اور سنجاب کے

اگر ہی سور گہوڑا یا کہ سنجاب　　تو ساری اہل ہند اور اہل پنجاب

برا اوسکو نہین کچہ جانتی ہین　　ولیکن اہل ایران مانتی ہین

وہ کہتے ہین یہہ اس خاطر برا ہی　　یزید اوس رنگ پر اکثر چڑہا ہی

سیاہ

بیچ بیان رنگ گہوڑوں کے

جو آدمی رنگ کے گہوڑیکی تکرار | تو کہہ سب سی کمیت اچہا ہی ای یار
اگر ہی خنگ تو کیا تجکو غم ہی | سمند اچہا ہی گہوڑا اوس سی کم ہے
ہی اوسکی بعد مشکی اور قلہ | اوتر کر اونسے ہی کرڑا اور سبزہ
سو رنگ اون سب سی کچہہ ڈہلکر ہی | بموہ اوس سی اودہر شرغہ کری ہے
کم ان سب سی ہی چکلیان اور حال | نہین ہی بعد اونکی اور کچہہ مال

فصل پنجم بیچ عیب شرعیکی کہ مشہور اصطلاح دلالونکے ہے

سنو اب فصل پنجم کا بیان ہے | بتاون جسطرح مجپر عیان ہے
غرض یک پانچ جو مشہوری عیب | بیان اوس فصل میں اونکا ہی لاریب

بیان کہنہ لنگ کا

وہی ہوتا ہی کہنہ لنگ گہوڑا | کہ جو کرتا ہی اوّل لنگ تہوڑا

چلی جب تک کہ وہ گھوڑا نہ منزل
تو ہی ہیچ پا سخت اوسکا مشکل

بیچ ذکر کمری کے

خدا ناکردہ جو کمری ہے گھوڑا
تو ہانک اونچی پر اوسکو کر کی کوڑا

جڑی جو صاف تو کمری نہیں ہے
جو ہی برعکس اوسکی تو یقین ہے

وبا باندہ اوسکو لیکر تہان پر یار
رہ اوسکی پاس ہتیا شبکو بیدار

اوٹھی وہ بیٹ اگر تو صاف لے لے
وگر برعکس ہے تو پھیر ہے دی

پہچانت ہی کم خور کے

یقین جان اوسکو جو گھوڑا ہی کم خور
تو بس وہ سارے گھوڑوں میں ہے کم زور

بہت سا کھاتا یکا تو ہوگا موٹا
وہ خواہ ہی ہو بڑا یا ہووی چھوٹا

کوی سوداگر اوسکو لی کہیں جاوی
ولی کم خور سے ہرگز نہ پھل پاوی

نہیں کم خور کی کچھ اور پہچان
وہ کم کھاتا ہی پہچان اوسکی ہی جان

نگرتا ہی چہوٹی چہوٹی جو لید | اوسی کہتے ہیں یوں ہی جنکو فہمید
وہ گہوڑا ہی مقرر ہوگا کم خور | یقیں ہی یہ سبب سی ہوگا کمزور

بیان دندان گیر کا

اگر کوئی ہے دندان گیر گہوڑا | تو وہ گہوڑو نمیں ہے ہی ہنر گہوڑا
کروں پہچان کیا میں اوسکی مرقوم | وہ خواہ ہوجایکا یکدم ہی معلوم
نہیں چہوٹیگے خو اوسکی یقیں ہے | بجز مرک اوس سی چہٹکارا نہیں ہے
ہدی سب آخستہ ہوتی سے جاتی | مگر یہ کاٹنا جوہر ہے ذاتی
زیادہ بلکہ ہوجاتا ہے ای یار | مکرر مینی کر دیکہا ہے کی بار

پچہانا شب کور کا

بتوجہ اب مجہسے تو شبکور کیا ہی | ہی پہچانا شب کور کا ہے
کہ کل شبکو ڈال یک اوسکی آگی | ~~نہ بہاگی اوس سے ڈر کر تو یقیں ہے~~

۲ یقین ہے اوس جو ڈر کر نہ بہاکے

وگر تاریک شب ہوای برادر　　تو ڈال اکی سفید یک اوسکی چادر

انہیں دل تلدل کیتے ہیچ ہی عیب　　ہنیں شک اوسمیں ہی یہ عیب للاریب

بیان بلکہونکی کہ گہوڑی صابنکی بہتر ہوتی ہیں

ہی اچہا ہو ہیں کہوڑا اچہا لکہا　　جو پوچہی تو بتاون ہے کہان کا

سری تو ہیمر اثہل کا ہی گہوڑا　　کہ چلتا ہی بہت کہاتا ہی تہوڑا

اوتر کر اوسی ہر برکا تہا وار　　ہنیں ہی جسکی اگی کوی شے آڑ

کہ اوسی ڈہلکی ہر جنگل کا نر ہے　　یہہ نسبت اونکی گہر جو ہی سو خر ہی

بیان پہچانت سن او سال گہوڑیکی

ادہر کو کوشش دل کا کری دہیان　　تو بتلاون تجہی دانتوں کی پہچان

ہر یک یک دانت ہوتی ہیں مقرر　　تلی جہہ او رجہہ ہوتی ہیں اوپر

سفید ہوتا ہی جب یک دانت کچا　　تو گہوڑا جب تلک ہوتا ہی بچا

جہاں تک ہی میسر ای خردمند — اوسی سب اہی کہتے ہنگی ناکند
جب اوسنی ہیچ ہیں کا دانت توڑا — مقرر تب دو یک ہوتا ہی گہوڑا
وہ جب دو توڑتا ہی ہاہسکی اور — تو کہتے چار سال اوسکو ہیں کر غور
گری کو نونکی جب دانت ای سخن سنج — تو لازم ہی کہی تو اوسکو ہی پنج
اوسی ہنگام ہیں جو کی کی نزدیک — نکلتے دانت ہیں دو گول باریک
نہیں ہوتا ہی کچہ او نہیں کم و بیش — میسر لوگ کہتے ہیں اوسی شش
پہر اوسکی بعد تو ای صاحب رای — سیاہی جسقدر دانتوں ہیں کم ہای
قیاسًا اوسکی تو دریافت کر سن — نہیں معلوم ہوتی ان سوا دن
سیاہی جاتی جاوی جب وہ سارے — نصیحت یار رکہہ یہہ تو ہمارے
کسیکو نیزی کہتے سی ہو کر رنج — تو کہنا بخطر ہے یہہ علی ہنج
پہر اوسکی نیست اور دانتونپہ کردہیان — ترا تو فرق جبتا او نہیں پہچان

کوئی پوچھے کہ عمر اسکی ہے کتنی — تو تجھ منتا اونہیں کہہ دیکھ اتنی

پھر اوسکی دونو انکھونپر تو کر دھیان — گنے سو ہون بال اوسجا کی تو پہچان

کہ بوڑا ہی نہایت ہی یہہ گھوڑا — وہ نادان ہی کہی جو اوسکو گھوڑا

ولی جب ہو گیا گھوڑا ملی ہنج — تو پہر پہچان نی ہین اوسکی پر رنج

بس اوسکا کوئی پا سکتا نہیں ہے — میسر ہے بتا سکتا نہیں ہے

جو رایج اس زمانہ میں تہی پاتین — بتا دی مینے تجکو اوسکی گہاتیں

سوا انکی جو ہین مہمل ہین وہ سب — کوئی اونکو برتتا ہی نہیں اب

اسی خاطر کیا مینی نہ مرقوم — وگرنہ وہ بہی تہیں سب مجکو معلوم

ضرور اب تہی وہ جو جو بات بتائی — تجہی مینے مفصل کہہ سنائی

ع بیان معالجہ گہوڑیکی

علاج اب مجکو کچہ ہین جو معلوم — سو وہ یک لخت میں کرتا ہوں مرقوم

:

والله

ولیکن ہے یہ میری شرط اے یار
کہ رہ دایم دوا کرنے میں ہشیار

نظر کر جس طرح چھوٹا ہے گھوڑا
مصالح اوسکو دے اوتنا ہی تھوڑا

غرض چھوٹے بڑے گھوڑے کی پہچان
ولے ہر وقت موسم پر رکھے دھیان

نہو جا ایک ہی فکر میں غرق
ہمیشہ ترکی اور تازی میں کر فرق

مزاج ہر ملک کے گھوڑے کا ہے اور
تجھے لازم ہے تو کرتا رہے غور

بیان بیچ گھوڑوں کی بیماری کے اور علاج قسم کے

ہر یک گھوڑے کے بیماری کا احوال
نمایاں چار صورت سے ہوئی الحال

ولیکن طول دے دے کر یہ استاد
بہت سا لکھ گئے ہونگے وہ ارشاد

سو اتنا فہم میں ہے وہ بہت کم
مکرر کر چکا ہے امتحان ہم

سنا ہے زیادہ ہی از بندہ احقر
رہا ہے تجربہ کرتا ہے اکثر

سو کچھ کچھ اوسکا کرتا ہوں بیان میں
نہ ہو جاوے ہر یک سے تا عیان یہ

بتانا لید اور پیٹ آبسی یاد | سمجھ جاتا ہی ہر یک ڈُھنگ کو سیدھی

چہارم وضع سے ہوتا ہی معلوم | ولیکن ہو نہیں سکتا وہ مرقوم

دو سی کہتے ہیں عالم علم سینہ | لکھا جاتا نہیں وہ در سفینہ

بتانا انکلے کو ہی کا ہی نام | بتانا اوسکو لوبیں پیر اہی بتا کام

بتانا جوکی رنگت ہو گلابی | تو بیہ جانی نہیں ہی کچھ خرابی

بیانہیں پہچاننا بہاری گھوڑی کی کہ جسکو بتانہ کہتے ہیں یعنی کوما النہ کا

دکرا وسمیں کفیدہ فی المثل ہی | تو جانی یہ کی سردی کی خلل سے

اگر سر دل ہوں ہی اوسکو پشک | تو بس لو چار دل در اوسکو لہ رک

ولیکن ہو دل لہ رک دو گلی ہر | کہلا ہی اوس درانیکی اندر

بیانی سردی کا

دیا دو نہیں دل دنیا جہان سے | کہ تا سرد کو کردی وسکی باری یا

ولکہا راتا

ولیکن یار اتنا کام کیجو　　زیادہ اسکی مطلق نہ دیجو

و یا دینا اسی صورت سے بادام　　کرنا ہو جاوے اوس سر دیکو آرام

کیفیت تپانہ کی

اگر قدری تپانی میں ہو زردی　　تو یہہ جانیکی بادلسے ہی سردی

ملاکر موتھیہ کی آٹی میں خالی　　اوسی وس بیس دن مرچیں دی کالی

ولی اس باتکو مت بہول جانا　　کہ مرچیں پہلی پانی سی کہلدانا

بیان بادی کا

و یا دو بینیہ پہر تو سونٹ لیجو　　ملد ہنک اوسمیں یک چی ماشہ دیجو

پہر اوسکو تہوڑی آٹی میں ملاکی　　کہلدانا اوہیں دانیکو کہلدکی

نہ دینا پتی ورنسی پر زیادہ　　قباحت ہو کی دیکہا گر زیادہ

و یا دینی لگی جب اوسکو دانا　　تو اوسمیں پیچ سوئی کی ملانا

بہنوں پر چار پیسے بہر سی وہ کم — یہی دس پانچ دن تک دیجو بہم

بیان بیچ پہچاننے میں کوہی گرمی کے

اگر ہوں سرخ گہوڑی کے بتانے — تو بس گرمی ہوئی ہی اوسکو جانی

مساوی ترپہلا جو کوب کر کر — کسی تہلیا میں رکہہ چہوڑ اپنی پہر کر

سر شام اوسمیں سی پانچ تولی — کسی مٹیکی پاسن میں بہگولے

سحر پتیں نہاری وہ کہلا تو — پہر اوسکی بعد بس منہ لگو جا تو

بیچ بیان کالی چہٹے کی اندر کوہی کے ہوئی

تو اوسکو ترپہلا دی پارتب تک — خلل وہ دور ہو جاوی نہ جب تک

و یا یک کوڑی پہٹکری اے دل افروز — ملا پانی میں اوسکو ایک سے روز

بیچ بیان کالی چہٹے کا اندر کوہی کے ہووی

اگر حد سی زیادہ ہووی للالی — اور اوس للالی میں چہٹے ہووی کالی

تو اوسکی

تو اوس کہوڑے سی نا امید ہونا — اور اوسکی زندگی سی ہاتہہ دہونا

نشانی کی ہی چھٹے کا یہہ ہی بھید — کہ ہین اوسکی جگر پر پڑ گئی چھید

اگر ہو خلل چھٹے کا تہوڑا — تو پھر مطلق نہین بچتا وہ گہوڑا

بیچ ذکر پہچاننی بیماری گہوڑی کے پشاب سی

اسی صورت سی کر پشاب پر دھیان — جو ہو رنگت سفید اوسکی تو یون جان

کہ سردیکا نہایت اوسکو ہی زور — دو ہی گرم اوسکو چیزین دی بدستور

و گر ہی زرد اور گاڑا ہی بھاری — تو بادی کی اوسی دی تو دوای

اگر سرخ ہی تو گرمی کا ہی کچھ طور — علاج اوسکا لکہا ہی پہلی کر غور

دگر پانی سیاہی پر ہی وہ خون — تو بس گرمی ہی اوسکو حد سی افزون

کئی دن تر پہلدی اور کتیرا — مساوی ہو برابر اوسکی زیرا

سفید اوسمین و لیکن ہو وہ زیرا — میری یہہ عرض تم کرنا پذیرا

کہلانا تر پہلی کا سب بہ تکرار | لکہا ہی اگی دیکہہ ای مرد ہوشیار

پہچاننا چارپی کا لیدسی گہوڑیکی

اگر کرتا ہی پتلی لید گہوڑا | تو دانا ہضم اوسی ہوتا ہی تہوڑا

نہایت اوسمین آتی ہیکی بدبو | کہو جو غور سی سونگہی اوسی تو

کہا تو مان میرا اگر ہی دانا | بندہی ہر گز کیئی دن اوسکو دانا

مصالح کتنی دن دی اوسکو بہم | کہ تا ہو لید کی بدبو وہ برہم

ولی دو ہیبہ پہر ہوا وسمین سبزی | کہ ہی اوسکی دوا کا بس یہی جی

دگر ہو چشتہ جو چارپی کی مانند | چلی پیٹ اوسکا پچکاری کی مانند

تو دی اوسکو فقط سبزی کی لگدی | کہ جاوی تین دن مین بس وہ جلدی

جہان تک اوسکو دیوی وہ خردمند | کہ تا کہاوی تو اوسکا پیٹ ہو بند

اگر ہی لید مین چکنائی بہاری | تو اوسکو آون ہی دی اوسکو رائی

:

اگر

ترکیب تیار کرنی بجہری کے

اوسی کہوڑ یکو بہاے کیجو ہو تا | سوار لیکا ہنو وی جو کہ کہو تا
بجہری کو کیا چاہی جو تیار | تو سن ترکیب اوسکی مجہسے ای یار
نمکا باز ار ہی دس سیر کی شیر | گیہون ڈال اوسمین کر جو کوب بکسیر
پکا کر کہانڈ سیر اوسمین ملادے | بلد با نیکو اوپر سی کہلادے

ترکیب دینی کالی مرچ کے

ولی دنیا ہمیشہ مرچ کالے | نہیں ہی خوب دنیا کہیر خالی
ولی ہی مرچ کی دینی کا یہ طور | اوسی تو بہڑ کی اپنی دلمین کر غور
کہ کالی مرچ پیسے چار بہر دی | بہر اوسکو یک ذرا جو کوب کر دی
ملا کر تہوڑی آٹی میں کہلادی | بہر اوسپر شوق سے پانی پلا دی

حکمت دینی راتب کی

جہان تک چاہے یون ہی دیکھی ای یار
نہیں تعداد کا کچھ اوسمیں شمار

جنی بہنوائی کر بسوائی باریک اور اوسکو خوب گیندا اگر کر ٹہیک

کری پہر سیر بہر کی روٹیاں چار وبکگر ہو جکیں جسوقت تیار

ملادی سیر بہر دود اوسمیں اور کہانڈ کہ ہو چالیس دن ہی راند کا سانڈ

ولیکن کوشش دلسے شلی ای سعد نہ بسور اوسکی بہی بانی کی دی بعد

تدبیر دینی بلدی کے

جو چاہی گہوڑا موٹا ہووی جلدیا تو دی چالیس دن آتہ پہر بلدی

منکا بلدی کو اور جو کوب کر رکہہ کہیں پہر داہنک کر کونی ہی دہر رکہہ

سحر کو آد پاو اوسمیں سی تولی پہکو خالص اوسی تو دو دمیں دے

سحر کو دوسری دن ملکی سارہی کہلاکر پہر کہلا اوہر نہار سے

پہر اوتنی ہی پہکو رکہہ تو اوسے دم برا نا یاو پہر تک اوسمیں کم کم

حکمت کہلانی جو اور کہیت جو سے

:

۶۵
۱۱۱

جو چاہی اپنا گہوڑا اوچہا دکہاوی — کہ پہر مطلق وہ ہچپانا نجاوے

تو دیوی اوسکو جو ای مرد ہوشیار — کہ تا بی انتہا وہ ہووی تیار

بڑی جب کہیت ایی میں جو کی پہلی ایک — کہلانا اوسکا تب گہوڑیکو ہی نیک

پہر کی بعد پہر باری ہی آ وہ آئی — کہ رہ کر دیر تک گڑوی نہو جاوی

ہتکی کہاتی سی لیکن جب وہ حیوان — کہلاوی تب اوسی کلیا کی اشان

ہریک پہری ولی سانئیس بدلی — کہ ہریک کی ہریک وہاں پہر بدلے

پہر بعد از جو کوی سائیس آوی — تو پہلی باو پہر وہ گوڑ کہلاوی

ترکیب ادرک دینی کی

کبہی یک باو پہر ادرک ہی لیوی — دیا اتنا ہی لہسن سنبر دیوی

غرض کرتا رہی یون جبتے بیتے — کہ تا رہنی نپاویں دانت گیتے

حکمت کہلانی میتہی کی

تکلف یہ ہے کر چاہی تو کر دیکھ — کہ میٹھی تھوڑی کے پان کرکے تر دیکھ

پر آدمی سیر سے ہووے نہ کچہ کم — مفصل سب چھپایا تجکو چکی ہے سم

نہ دینا پر اوسے زنہار دانا — کہ سم ہے اوسکی حق مین اوسکا کھانا

ویلے پاندان سے تاریکی مین ای یار — خجل ہو دیکھ کر جسکو شب تار

چراغ اوس پان جلی ذہرت لیکن — رہی وہ خانہ تاریک جیون دن

کری ذہرت جو پیدا اور بیتاب — ملیں دایم بدن پر اوسکی احباب

نہ پہیرین خرخرہ اور سیر نہ ہتی — چہوڑا دین مل کچہ مطلق نہ اوسکی

نہو جل تلک اسمین سے کچہ کم — تو اوسکی دیکہہ تاریکا عالم

ترکیب برانب دہنی اڑداوکی

چنے اور جو ماش جو ہوتا ہو — اور اوسکا موٹا اڑدا والیے

پچی

عوض دانہ کی اوسکو گرکی تردے / یونہیں گرمی مین وہ شام و سحر دی
یہ سمجو مت فقط اوسکو دوا ہے / غذا ہی پہر یہ گرمی مین دوا ہے
کیا ہی اسب خاطر اسکو تحریر / خصوصاً ترکیون کو ہی یہ اکسیر

حکمت عیب نکالنے بچہیرے کی

بچہیرے کو اگر چاہی تو لدریب / کہ مطلق ہی نکالی وہ نکجہ عیب
تو دی اوسکو سہاگہ پہونکر روز / ولی دو تین ماشہ ای دل افروز
مدام اوسکو ہلد پانی کی ہمراہ / ہوا القصہ یہ قصہ ہے کوتاہ
سہاگہ دی اوسی یکجند اسطرح / پہر اوسکو داغ چارون بند اسطرح

تدبیر داغ دینی چاربند کی تدبیر چاربند داغنیکی

کہ اسکو چارون دست پا کی اندر / لگا یک دو دو خط گہٹنونکی اندر
یقین ہی پہر رہی عیبون سے وہ پاک / رہی خوش تجکو ہو نی دی نہ غمناک

ترکیب کلی دینے کے

جو چاہی بوڑہا گہوڑا ہووی تازہ   تو کلی بیل کے دی اوسکو بابا
ہنو معلوم کر اوسکی تجہی راہ   تو میں کردون تجہی ای یار آگاہ
منگا کر ایک کلا بیل بہلدلی   پہر اوسکا گوشت ہڈیسی چہوڑالی
چہڑا دی گوشت او ہیچی کو مل کر   کہ ہو جاوی برابر ساوہ گہل کر
بہت سا دیکہ میں پانی بہر دی   اور اوسکی نیچی دہیمی آنچ کر دی
وہ چکنای جو آئی جاوی اوپر   اوسی تو لی لیک باسن کی اندر
ہیلی میں ملا پہر دوپہر کو   کہلدا پانی کی اوپر ای نکو خو
کری گر پانچ دن تک یونہیں ہیم   تو ہو قوت نہ اوسکی سال بہر کم
و گر اوس سی زیادہ تو کہلدوی   تو پہر اوسکا بہت سا حفظ او ٹہاوی

بیانہیں پہچانے اکری کے

وہ شی ہی آتہہ ہٹ کن اوسکو تہوڑا　　کہ جس سی بتیا اوٹہتا ہی کہوڑا

جہانہین نام اوسکا کرکری ہی　　وہ بیماری نہایت ہی بری ہی

تو اوسکو دہیان مین رکہہ اتہہ ہی طور　　ولیکن شرط ہی ہر ایک پر غور

پہلی کرکری کہ باعث سی بند ہونی پیشاب کی ہوتی ہی

تنی ہی دم بدم کہوڑا جو یک چند　　تو یہہ تو جان رکہہ پیشاب ہی بند

تو اوسکی نایزہ مین مرچ رکہہ لال　　کہ اوسنہی ڈالہہ ہی پیشاب فی الحال

ولی باندہ اوسمین بال یک کر کی تدبیر　　کہ تا ہووی نکلنی مین نہ تاخیر

دوسری کرکری بند ہونی لید کی

رکہی شوریکی پیٹ ہی بدستور　　تو البتہ کہ ہو جاوی خلش دور

جو ہی کہوڑی تو رکہہ دی بی تحاشا　　بتاشا یہہ دوا ہی ہی تماشا

دیا سبزی کی بیٹی خوب جاجاب　　رکہہ اوسکی فرج مین تا کر دی پیشاب

ویا صابن کا رکھہ شانہ بنا کر — کہ ہٹ جاب اوس سی بہی کہتا ہی اکثر

ویا ایک آدہ سیر یک تیل لی کر — بللا ہتہو کی رستی ای ہنر ور

ویا جون کا نہین دی ڈال یک بر — تو اونسے بہی یقین ہے فایدہ ہو

کری گر یہہ دوا بہی کچہ بر لے — تو ہر بار اوسی منکوا کے رلے

بنا پانی مین اوسکا سر لیپ — اور اوسکا اوسکی فوطہ پر تو کر لیپ

وہ کہوڑا ہووی پہر مطلق نہ شاب — یقین ہی یہہ کری یکدم ہی ہٹ جاب

کیفیت بدہضمی کا

رہی یکبات اب تجکو بتانے — کہ دو لوٹو مین بہر کر صاف پانی

کہڑا اوس غری کے پاس جا کر — گرا توتی سی پانی کو زمین پر

اور اپنی موہنہ سی تو سیتی بجای — کہ کہوڑا تی کی تو ہٹ ڈالی

ایضاً

اگر کبوتری کو سمجھو بند ہے لید — تو کر اسکو تری کے جلد تقلید

منگا کر چار رتی بھر گوڑا کو — فقط خالی ہی کلیا کر کھلا تو

دیا دو رتی بھر تو سونٹ لاکر — دو چند اوسمیں پرانا گڑ ملا کر

ملا کر بنا گئے ہاے یک چار داشی — کھلا کر دیکھ لے قدرت کی تماشی

ولیکن ہی ضرور اتنے ہی تاکید — کہ رہوی قابضہ جب تک اگر لید

سیوم کرکی بند ہونی سے بادسول کے

جو کبوتر الوسہ کر لیعلو تلو جب نا لگے — دیا ہر لحظہ مضطر ہوی کانپے

تو ہی وہ بادسول رد کو پہچان — کہ جس سے کرکری کرتا ہی حیوان

شتنا پی جا کی کشش بہہ پہلے — مہیا کر لے مرچیں لعل کر لے

کبھی اگر جلد تو کلیا دار اوسکو — لیکا یک کے کرا اوٹھتے ہی جسکو

دیا یک لینڈا تانبے کا منگا تو — برابر جیال پیسل لے ملا تو

کہ ایک چہٹا سیر پانی میں او جوش
رہی جب نصف تب امید دہی ہوش

پلادی چہانکر نلوی میں بہر بہر
ولیکن خوب ٹہنڈا اوسے کر

یقین ہی خوب ہو جاوی وہ گہوڑا
ہنو ہر پیٹ میں اوسکی مروڑا

جو تہی گری ہو بجان سے باولی

کری دم بیٹ ور ٹوٹی جو گہوڑا
تو لڑ اوسکی لگا نالو میں تہوڑا

کہ تنا جو باو کتا اوسکا معمل
سو ہی وہ باو کتا ہیکو کیا ہول

ہلیکا موہنہ وہ گہو دیکا پانی
اوسے یاد آی کے وہ باو کہانی

سہاگہ بہون کر ایک پانچ ماشی
پلا پانی میں دیکہ اوسکی تماشی

کہ چہوڑیکا وہم سیکڑوں گوز
یقین ہی خوب ہو جاوی اوسی روز

دیا ایک نیم کی لکڑی لی چہوٹی
انگوٹہی سے زیادہ ہو جو موٹی

اوسی دی فالیفہ کی طرح ای یار
کہڑا کر تہان پر اوسکو گہڑی چار

:

کہ تا اپنی وہ منہ کو جو ہلدوی — اوسی وہ باد کہانی یار آوے

پانچوین اکری کہ جب شتر دابہ کا ہوتی ہی

مروڑی لوٹ کردم کو جو تازے — تو بد تو جیسے چاہی اوسی سے باری

کہہ اوس سے یون کیا ہی ڈابہ یہ کہا — لکا رو دو نہین ہی جا جسکا بیٹھا

شتابی وہ دوا اللہ تو یک آثار — اور اوسکا نصف گہی لا بنحط یار

اوسے پگہلا کی تو اوسمین ملادے — پھر اوسکو نلی مین بہر کر پلادے

اگڑ کر وہ نہ چھٹا تہا جہان سے — تو وہ اس ڈہب سے چھوٹیگا وہان سے

نہین اسکی سوا اوسکی دوا کچہ — مگر بخشے خدا اوسکو شفا کچہ

چھٹی اکری کہ سبب آنی کی آنت ہیچ فوطو نلی ہوتی ہے

نہو کچہ سبب اور گہوڑا لوٹے — دیا ہر لحظہ کر پڑ لوٹتی ہو ستے

تو چہک کر اوسکی فوطو نیر تو کردیا — جو ہون وہ سخت اور سوجہی تو یون جانی

کہ پردہ ہو گیا پہٹا اوسکا بودہ ۔ تو پہٹ کر آ گیا ہی اوسمین پودہ

وہین کر آخنہ اوسکو توفی الفور ۔ نہین اوسکی سوا اوسکی دوا اور

ولی کر لیجو پہلی آنت اندر ۔ کہ مرجاویگا ورنہ ہو گی باہر

ساتوین کر اِکہ سبب سی ہو نی شدگی ہوتی ہی

ہنواں جسمین کر کوی مقرر ۔ اور اوتہی ہیتے گہوڑا ہوکی مضطر

تو پہر یہ جان موہنہ چہوتا ہی ٹپکا ۔ کوی شدہ پڑا ہی اوسمین انکا

منکا یکری کے کلی پاہی یک چار ۔ بکا کر اونکو کر جلد سے تیار

طرح اوسکی بتادین تجکو اب ہم ۔ ہنو پر شور با وبس سیر سی کم

وہ سارا الیڈوا اوسکو پلادے ۔ کہ تا اوسکو دہی نے وہ پلادے

پہسلنا اوسی بغیر اوسکا ہی مشکل ۔ اوسے خاطر تو اکثر مرد عاقل

بہت سی کہی کو اپنی ہاتہہ سی مل ۔ پہر اوسکی ساغری کو کری اسکل

:

جلا دیتی ہیں اتنا دند تک بات   لی آتی ہیں اوسے بہر ہاتہہ کی سات
مگر مینے سنا ہی اوسمیں اکثر   کہ مر جاتا ہی کہوڑا وہ مقرر
ولیکن اس مرض میں جو ہیں دانہ   نہیں دیتی وہ ہیں کہوڑیکو دانہ

آتہویں اگر یہ کہ باعث سی درد قولنج کی ہوتی ہے

اگر انمیں سی ہو کوئی نہ ایجان   تو پہر قولنج ہے تو اوسکو پہچان
منگا دو سیر دود اور گہی چہارم   ملا دونو کو مثل عقل کو گم
ذرا کہوڑی کے موںہہ کو ہلا کر   سرک جا بال سی اوسکو بلا کر
ہنو کر جاری اوسکا پیٹہہ کر غور   تو پہر اوتنا ہی اوسکو دیجو تو اور

ایضاً

و یا چاروں طرف سے خوب داغی   شکم پر اوسکی آگی تا بزہ کے
تو اوسی بہی اوسی ہی تند رستی   زیادہ اوسمیں ہوا کی سی حستی

ولی اس داغ میں اتنی ہو جا یار | کہ سمجھی یک کھدست اوسکو ہشیار

بیچ بیان چاندنی یعنی قیصر کا

وہ بادی زند کی کہوڑا دو بارا | کہ جسکو چاندنی نی ہو وی مارا
علاج اوسکا بتاؤں تجکو میراد | بشرطا اوسکو تو سنکر رکہی یاد
عرض کہوڑیکا جب تک منہ کہلا ہے | تو تب تک اوس مرضکی یہہ دوا ہے
میری تقریر پر ایک زرہ رکہہ گوش | منکا یک مرغ کو پانی کر جوش
پر اوسکی توڑ چونچ اور پاؤں کر دور | پہر اوسکو ڈالکر ہاتو میں کر چور
مع آلائش ایسا کوٹہ اے دوست | کہ ہو یک اوسکی ہڈی گوشت اور پوست
ہمیلہ میں ملا پہر اوسمیں دو سیر | شراب یکسیر ڈال اوسمیں نہ کر دیر
اور اوسمیں کالی مرچیں آدہا پاو ڈال | بتاؤں اب کہلا نیکی تجہی چال
کہلا سب شام کو ای یار ہمدم | یونہی چالیس دن تک کر تو پیہم

ہمیشہ کام یکدم دی تو پانی | کہ ہی اوسکی اسیمین زندگانی
پہر ایسی جا پہ اوسکو باندہای یار | کہ جسجا پر ہوا پہونچی نہ زنہار

ایضاً

سوا اوسکی دی کلہر اور گیدڑ | دیا کرتی ہین یونہین کوک اکثر
بہت سا اوس سی ہی ہوتا ہی آرام | ولی پی کہٹکی ہو جاتا نہین کام
کرو مین اس مرض سی تجکو آگاہ | شک اوسمین نہین کچہ نہین واللہ باللہ
تہوکا اوسکی ماتہی پہ جو ہی | پلٹ جاتی ہین انکہین اوسکی یون ہی
نہین ہی اس مرضکی اور پہچان | بتایا مینی اکی تجکو تو جان
خدا نا کردی گر ہو جاوی منہ بند | تو پہر تو یار رکہہ میری یہ پند

ایضاً

سمجہ مت اس میری نسخہ کو ردی | منگالی حیض کی دس بیس گدی

اونہن دس سیر پانہین چڑہا دی — رہی ادا تو تہنہونسے ملادی

اسی کہنے کی موجب ایدل افروز — کیا کر پانچ دن تک اوس کو ہر روز

یقین ہی اس سی وہ ہوجاوی خنبکا — وہین گو یا نہا لیوی تو لنکا

بیان میں گہوڑی سینہ بند کا

جو چہاتی بند ہو جاتا ہی گہوڑا — تو ہو جاتا ہے اچہا جلد گہوڑا

دلی ہو جاتا ہی جو بند محکم — تو بہر جاتا ہی اچہا وہ بہت کم

کرون پہچانیکی اوسکی تحریر — بتاون سہل اوسکی تجکو تدبیر

بڑہا کر اوسکی پیشانی پہ رکہہ ہاتہہ — ہٹا یک زرہ اوسکو زور کی ساتہہ

اگر پیچہی کو وہ ہٹ اپا جاوی — کہ بہتر اوتہہ مطلق دکہہ نپاوی

تو جان اوسکا نہیں ہی بند سینہ — وہی سینہ زمرد کا نگینہ رر

اگر ہٹتی نہین وہ گہوڑا اک دبیر — تو اوسکی تو دوا کی کر یہہ تدبیر

۱۲۰۵

انڈے کو بیلین اور لون کھارا — مساوی ملا کر کچھ آدھ وزارتی

پر اون دونو کو تو ایک پاو بہر لی — کھل کر اوسکو جلد بیسے کھلا دی

یہ پہنی دی تین دن تک اور کر غور — ہنو کر فایدہ تو فکر کر اور

ہندی بہر دانہ پانی اوسکو تب تک — وہ بلکل صاف ہو جاوی نہ جب تک

جو سمجھی گرم گرمی کی ہوا تو — تو پانی شیر گرم اوسکو پلا تو

ولیکن تا بمقدور اوسکو کم دی — زیادہ اوس سی مت دی ایکدم دی

مر اوس پانی میں سن ای مرد ہوش — تو اجواین ڈرا کر لیجیو جوش

ولیکن پانی ہووی گرد ہری چار — ٹک بیسہ بہر اجواین ہوا ای یار

وبایک کام کر اور ای میری دوست — لگی بہر آگ کی جڑ کا منگا پوست

اوسی تو آک میں تو مت جلانا — ولی ہو بہل میں اندک بہل بہلانا

برابر اوسکی تو منگوا لی گوگل — کھل کر پاو بہر کوڑ میں اونہیں مل

کہلدی ایکباری اوسکو بالکل　　　خداجانی تو وہ جادو ونہیں کل

و یا یک بیسہ پہر افیون لی تول　　　اوسی پانی مین اپنی ہاتہہ سی گہول

ملا افیون کی پانی مین آتا　　　اوس آتی کا بنا یک گول پاتا

اور یک دو بیسہ پہر لی آپنی ہلدی　　　منگا سجی ہی تو اوتنی ہی جلدی

وہ سجی اور ہلدی پیس باریک　　　غرض دونو کو توجب کہ چلی ٹہیک

منگا پہر ہینسا اوتنا ہی کو کل　　　برابر تینو جب مین کرلی اتکل

رکہہ اوس تینو کو اوس آتی کی اندر　　　رکہہ اوس گولی کو پہو بہل مین دبا کر

غرض وہ خوب پک کرجبکہ ہو ٹہیک　　　تب اوس گولی کو کتوا خوب باریک

پہر اوسکی گولیان یک جبہ بنانا　　　سحر اور شام بس یک ایک کہانا

ایضاً

جو کوئی ترت کا ہو ہند کہوڑا　　　تو لازم ہی کری تو اوسکو کوڑا

لگیو تو جھٹر اپ اوسکا بہنا
کہ جاوی اوسی بیجد پسینا

ادہر کو اور اودہر کو نہ کیجو ہانک
اوتر کر خوب کپڑون سے اوسی ڈہانک

پہر اوپر ہاتہہ پر اوسکو پہان تک
پسینہ سو کہ وہ جاوی جہان تک

دیا باندا ہی جاپر اوسکو آقا
کذر ہرگز نہو جسجا ہوا کا

بہت سی کہل اوسپر اسطرح ڈال
کہ اوسکا ہر نظر اوی نہ تک بال

ٹہراے اوسکو بلاتک سیر ملاکر
کہ آجاوی پسینہ تڑبڑا کر

یقین ہی یہہ کیئے دمین کہ بالکل
اسی ترکیب سی وہ جاویگا کہل

یا پانی مین تر اوسکو لجا کر
کہ ہو جاتا ہی خوب اوس سی ہی اکثر

نہین کرتا ہی مطلق کچہہ خلل یہہ
ولایت کی ہی لوگونکا عمل یہہ

دیا یک ڈہی مین اک کی لی
فقط خالی ہی ملکر ایکدن دے

ولیکن کام اتنا کیجو ای یار
کہ مونہہ مین اوسکی گہی مل دیجو یار

منکا یاد با ایک لے تو اسپند　　اور اوتناہی منکانا کوری اسکند

لی اجواین خراسانی ہی جلدی　　منکا پہر اوتنی ہی لی اکنی ہلدی

منگا پہر بہنیا اوتناہی گوکل　　ساوی ہوویں پانچوں کرکی انکل

منگا پہر مالکنگنی یا وہر ایک　　پہر اوتناہی منکالیں توای ایک

منگا او پہر جتنا نک پہٹکری　　سہاکہ اتناہی اور سونٹ سجی

یہہ بتیوں جنریں ہیں ہوویں برابر　　کہ وزن اوتکا یوہیں ہو کا مقرر

سہاکہ پہٹکری پہر بہون دینا　　اور ادن سبکو ملاکر کوٹ لینا

منکا پہر سیر پہر تو کرڑ برانا　　وہ ساری جنریں اوس کرڑ میں ملانا

بنا کر گولیاں سولا یہہ کر کام　　کہلا پہر صبحکو اور ایک دن شام

ولی رکہہ دانہ اور پانی کو تو قید　　یقین ہی خوب ہو وہ ہی یہہ امید

اکر منظور ہو پانی   پلانا　　اور اوس پانی کو لو ہی سی بہی پانا

یہہ نسخہ آزمائی ہیں کئی بار　　اسی خاطر لکہا ہے مینی ای یار

جو اسہ پامینکا ایک پاو بہر تو　　بہت باریک کرہاون میں اوسکو

بہر اچہا نیلہ توتہ بیسہ بہر لا　　کسی بہتر براوسکو خوب بسوا

بہر اونکو گوندکر سر کہ میں ای یار　　کر اوسکی گولیاں چالیس تیار

کہلا شام و سحر یک ایک ہر روز　　کہ تا ہووی و اچہا ای دل افروز

مسطرنیں اہی کہوڑے سے تو یار　　رہا کر دانہ پانی سے خبردار

جو گرمی ہو تو دانہ کم کہلانا　　جو سردی ہو تو پانی کم پلانا

خبر اسطرح جس کہوڑ یکی لیگا　　تو وہ مطلق دغا تجکو نہ دیگا

پانچ بیان موسم گرمی کے سفر کے

کبہی نکلی جو گرمی میں سفر تو　　تو بہر پانی پلا پاوی جہان تو

اگر کہوڑا ابترا گرمی کو مانی　　تو یہہ کر روز کر خوب اوسکو جانی

بہت سا پاوے تو پانی جہاں یار
اوسی پر شوق سی نہلاوے ہر بار

اگرچہ وہ پسینے میں ہی ہو غرق
پہ نہلانی میں اوسکی تو نکر فرق

اگر پانی ملی تہوڑا ہی تجکو
تو اوسکی انکہیں اور فوطوں کو دہو تو

پہلا یاد آیا سن دی یار جانی
جہڑکتا موہنہ میں ہی کچہ اوسکی پانی

کہلانا اوز منزل میں پہنچ کر
مساوی لون آٹا دو نکی بہر

سفر میں گر میوی نکی جو ہیں دانہ
وہی دنیا ہی کم کہوڑیکو دانہ

پکنجو دانہ کم دینی میں تاخیر
کہ اسی موسم میں کم دنیا ہی اکسیر

چہارم تو مقرر کیجیو کم
کہ تا دم پر رہی تیرا وہ ہمدم

جو دبلا ہو تو ہرگز غم نکہانا
پر اوسکی بدلی جاڑوں میں کہلانا

بیانمیں جاڑی کے موسم کی سفر انا

جو دن سردی کے ہوں تو دی یہ خبریں
کسے بازار میں سی لا دیہ چیزیں

نکلی پہر پہٹکری اور پکتے ہلدی   مگر کچہ دیر ہرگز کوٹ جلد سے

نہیں تو پاوں پہر کوڑہی مں ملد تو   اوسی کلیا کی مانو نے کہلد تو

بیان ہیں لہو موتنے کی

لہو موتی اگر گہوڑا تو ہو شاد   دوا کچہ مت دے گر ہوں سیکڑوں یاد

جو ہی پتلا تو گرمی سے ہی وہ جان   جو کاڑہا ہی تو بادی سے ہی پہچان

سمجہ جی میں بلا اوسکی ہوی رد   لہو کا موتنا ہرگز نہیں بد

ولیکن پانچ دنکی بعد ای یار   نہو غافل دوا سی اوسکی زنہار

منگا دو بیسہ ہرلی کہانڈ بورا   دو چنداں اوسی میدلی تو پورا

ملا کر دے ہی پانی میں تب تک   لہو ہو موتنا موقوف جب تک

ولی دہیان اوسپہ رکہو جو دسی افزون   کہ کچہ پتلا ہی یا کاڑہا ہی وہ خون

اگر پتلا ہی یہہ تو وہ دوا کر   وگرنہ دے اوسی یہہ ای برادر

منگالی پانچ تولی مرچ کالی ملا نصف اوس سی مصری اوسمین خالی

پہر اوسمین تہوڑا آتا بہی ملادے کہلا کر پہلی پہر پانی پلادے

مگر رکہنی پہر کہتا ہون گن کر بدستور اوسکی بہی اوتنی ہی دیگر

دیا کر روز ہین یہہ بات معروف ولی تب تک وہ جب تک ہو نہ موقوف

بیچ بیان پہولی کی کہ اندر آنکہہ کے ہوتی ہی

لگی کر آنکہہ بیچ پہوڑیکی کچہ چوٹ تو پتلی کا نہو جاوی کہین کہوٹ

چبا کر لون تو اور باسی پانی کئی دن پہونک آنکہہ اوسکی بیچ جانی

وگر پہلی بڑی ہو تو نکر دیر بس اوسکی تو دوا کی کر یہہ تدبیر

نلی سے پہونک آنکہہ اوسکی بیچ سیندور کہ ہو جاوی کئی دن بیچ خلل دور

دیا اتنی ہی حنے پیس باریک بدستور اوسکو ڈلوا کر کی ہو ٹہیک

دیا پتہر پہ پلکی بیتی کو کہسکر لگایا کر تو برسی اوسکی اندر

الحفا ۱۱

ایضاً

دیا ہو شیر خوار کوئی بچی | تو جڑ کیں اوسکی لیکر اونہیں کچی
بدستور اوسکو ہی تو پرسی لگوای | کہ جلد بیسی اوسی آرام ہو جای
دیا یا زارسی لی گیرو اچھا | سہ آخیندان اوسی قلمی شورہ منگوا
بہم دونو کو پیسوا کی ملا دے | نلی سی ہونک کر اوسمیں لگا دے

بیچ بیان بیماری نوغمہ کے

اگر حدسی بڑی آوی بسینہ | تو پھر مشکل ہی بہای اوسکا جینا
اوسی ہے نوغمی نی اکی مارا | نہیں اوسکی سوا کچھ اوسکا چارا
جہاں تک ہو سکی تو راک منگوا | اوسی اوسکی بدن پر خوب ملوا
وہ راک اوسکی بدن پر ملیو تب تک | عرق وہ خشک ہو جاوی نہ جب تک
جو سوکہی تو توبچ جاوی وہ حیوان | نہو گر خشک تو اوسکو موا جان

دبا دو گل اگر دس اوسکی سر پر — برابر سوج کی کانون کی اندر

اور ایک گل دی دس دیکی نوکہیں یار — تو ممکن ہی کہ اچہا ہووہ بیمار

دوا اور اوسکی بن اوسکی نہیں کچہ — وہ نادر ہی اگر ہووی کہیں کچہ

برابر چالیس دن ای مرد دانا — نہ لچو مطلق اوس گہوڑیکو دانا

کہ تا جب تک جیئی وہ تیرا گہوڑا — کری پہر تو غمہ اوسکو نہ کوڑا

بیان ہی خلل آنی ہہتہ میں گہوڑیکی

جو گہوڑیکا پہرک ہہتا کوی جای — خلل پاکوی اپ اور ہی آئی

تو پہر تو دیکہ مت ای یار بیتاب — ملا پانی کی مٹی ہینی تو بیتاب

ملا تو پیڑکی پہر اوسینی بشکل — مساوی پہر ہر یک کی کری اٹکل

لگا خوب آنچ پر ان سبکو بتلا — لگانیکی دتی ترکیب بتلا

جتنا وین اپ لگانیکی طرح ہم — تو باند یک جہیڑا لکڑی ہی محکم

اوسی

اوسی پہر پہر اوسمیں اوسے اکہ چوب کہڑا کر دہوپ ہی میں کر پہر سبز چوب
پوہیں دو تین دن تک تو کیا کر بقدر احتیاج اپنی لیا کر
وپا تیل اور افیون اور گیرو ملا کر وہاں خلل پاوی جہاں تو
بقدر احتیاج اونکو ہی لیجو ولیکن خوب سا پہر سینک دیجو

بیان میں خارشت کے

کسی دن پاسی پانی سی جو دہوی تو البتہ کہ فرحت اوسکو ہووی
یہی رکہتا ہی حکم ای یار جانی کئی دن شیر حقیقی کا پانی
وپا لیکر دہی کو خوب لیت کر پہر اوسمیں ڈال دی باروت لیپہر
لگا کر دہو ہمیں باندہ اوسکو بحکم یقین ہی تین دن میں ہووی وہ کم
ملی کر تیل سر سون لگا ہی اوسکو تو البتہ بہت سا فایدہ ہو
منگا یا آتش بلبہ پہر تو صابن نمک بصف اوسمیں ملی ای مرد دوفی

کئی دن نہیں یقین ہی مجکو بالکل　　نہیں رہنے کی اوسکی جسم مین جل

یہہ نسخہ خواجہ احمد کا ہی بہا ہی　　سمجہا مت اسی زنہار وا ہی

بیان مین اگن باو کے

کسی کہوڑیکو گر ہووی اگن باو　　تو اوسکی ہی تباون تجکو یکداو

لکہا تو نیم کی پتو نہین جاول　　دہی مین کر لی ٹہنڈا اوسی مل

ولی ہرچند آدہی سیر ہووی　　کہلانی مین نہ کچہہ نا دیر ہووے

اگر پوچہی تو مجہسی اوسکی میعاد　　تو ہی یک تیس دنکی اوسکی تعداد

پہر اوسکا وقت ہی پہچان لینا　　کہ جب دینا اوسی پانی پیہہ دینا

اگر چالیس دن تک دی بدستور　　تو برسانی کا ہی ہووی خلل دور

اگن باو اوسکو سب کہتے ہین ابدوت　　اودہڑ جاتا ہی جسنی بال کا توت

بیان مین علاج بال دیکی اور جیال کا

بڑی

نہ ٹوٹے ہوں کسی گہوڑی کے بال   تو ہیں تجہے کہوں اوسکا ہی احوال

ملی جاوی اگر پینچ اوسمیں چہڑ کے   تو بال اوسکی ہوں لنبی وہ بڑہ کے

وگر جاول کا دہوون بہی ملی تو   تو اوس سی بہی نہایت فائدہ ہو

بیان کفکیرہ کا

ہڈی اگر گوشت تلی ہاین سیکے   تو لازم ہی کہ ہونٹ اوڑ جاین جہکی

نہایت ہے بڑا ہی یاریہ روگ   کہا کرتے ہاین کفکیرہ اوسی لوگ

علاج اوسکا مجرب ہاین بتاوُن   جو مانی تو مفصل کہہ سناوُن

مساوی پیس چونا اور ہڑتال   چہڑک کر تاٹ سی باندہ اوسکو الحال

تلی سیے تیلی اوسکی نکلی جب تک   یوہاین دو وقت باندہا کر تو تب تک

پینچ ہاین پڑ جانی کا

کسی گہوڑی کی پی جاوی اگر ہڑ   تو پہر ہین جو بتاوُن سو دوا کر

چُرا ہانڈی میں یک دو سیر پانی | دس اوسمیں نرہاک کے پتے ہو جانی
نمک ڈال اوسمیں کہاری آٹ پاتو | تلی کر آنچ اور اوسکو پکا تو
رہی جب پانی آدا تو نکر آنچ | لپیٹ ہر ہاتھ پر پتے وہ تو پانچ
اونہیں پہر باندہ کر گہبرو زتے ہاں | لپیٹ اون سبکی اوپر منو کا پان
رہا پانی جو ہانڈی میں ہی آدا | اوسی تو یک پہر تک اوسیہ ٹیکا
یو ہیں یک تین دن تک کر تو پیہم | کہ اچھا ہووی وہ اور دور ہو غم
تجہی پہچان اوسکی میں بتاون | رکہی جو کان تو سب کہہ سناون
نلی پر ہاتھ کے پیٹہا جو یک ہے | سوا ہل ہند کہتے ہاں روسی ہے
خلل کرتا ہی ہے جو اوسمیں تہوڑا | تو رہ جاتا ہی چلنے سی وہ گہوڑا

بیانیں اوتری رس کے

کسی گہوڑی کو گر آوی اوتر رس | تو پہنے دی اوسی رس تین دن تک

جہڑی

چهڑک اوسپر نمک تهوڑا سا کهاری   که تا چهندی وه هووی خوب جاری

پهر اوسکی بعد جو چاهی که هو بند   تو اوسکی یه دوا هی ای خردمند

برابر لی تو چونا اور هلدی   کهرل مین پیس کر پهر اوسمین جلدی

بس یک دو تین دن لگا هی یکبهرا   خدا چاهی تو هو جاوی وه اچها

یهی هی جان رکهه اسکی نشانی   نکلتا هی سڑا تیلی سی پانی

بیان هی کناره کی

. اگر تیرا کنارا چابی گهوڑا   پرانه ناٹ تو لیکر کی تهوڑا

و یا کاغذ هو یا هو کپڑا انیلا   ولی اندک اوسی تو کر کی گیلا

جلا کر ناک مین دی اوسکی دهونی   که تا جاتی رهی وه سب زبونی

وه دهونی جب لگی گا اوسکی جلکر   کهلی کا مغز رینت اوسکا نکل کر

و یا تو کاپهل کو پیس کر یار   نلی سی پهونک ناک اوسکی مین دو چار

کہ تا اندیشہ اوسکی سب نکل آئی — وہ اچھا ہو تبھی آرام ہو جائی

لکھا یا دود میں بہنے پھر آمیس — سکھا کر دھوپ میں سوا اوسکو تم پیس

پھر اوس سی نصف لاہوری نمک لو — اور اوس آدھی کی آدھی زعفران ہو

بنا اوسکو رکھہ تو جیا نگر پاس بل — دیا کیجو اوسے دم سے تم پھر پاس

یونہیں گر تم کرو کی صبح اور شام — تو اندیشہ کا رہنی کا نہیں نام

دیا تو چار تولہ گھی کو پگھلا — ملا اوتنا پر اوسمیں شہد اچھا

پھر اوسمیں کا پھل قدری ملا دی — اوسی تو ایک پتھنے سی ملا دے

پھر اوتنا اور کر خلد سی تیار — ملا دی دوسری پتھنے سی ای یار

یونہیں دو چار دن تو دیکھی کر غور — ہوا اچھا تو پھر کچھ فکر کر اور

پر انسخہ ہے یہ ای یار جانی — کہ پہنچو جان کی یہ ہیگی نشانی

کیفیت ہڈی یا پٹھے کی اور کانٹا یا میخ کہ بیچ یا ہنو نکی کھوڑ لکی جسے ہو

لگی گر مینخ کہل نہدی ہین جڑ کے   جسے پا گہوڑیکی پتلی مینٖ پڑ کے
وبا روڑا کوی پتلے تلی آسے   کہ ہو مجبور گہوڑا لنگ ہو جاوی
تو پہر تو اوسے کچہ نکر شرم   کر اپنی ہات سی یک اینٹ تو گرم
دہر اوس پر کی کہڑونکی کئی گت   رکہہ اوس پر پاون اوسکا بتہ رہ مت
پہر اوس پر ڈال پانی تہوڑا تہوڑا   کہ تا گرمی سی گہبراوی نہ گہوڑا
جو یون دو تین دنکا ہو سہارا   تو ہو جاویگا وہ اچہا بچارا
یہی ترکیب جو ہی یہہ بتاسے   مغل کہتے ہین سنک پا و اوسکو بہاسے

ایضاً

وبا ہو پہل ہی اوسکی سم تلی ڈال   بیاپی تین دن ای مرد خوشحال
کہ تا جاتا رہی وہ لنگ اوسکا   سنو جاوی وہ سارا ڈہنگ اوسکا
جو سوجہی پشت گہوڑیکا کہین سی   تو لیکر چکنی مٹی کو زمین سی

اوسی تو گوندہ کر اوسپر لگادے ــــ کہ بس وہ آینٹہ کر اوسکو بنادی

لگا یا اسغبول اوسپر بہنی تو ــــ رہی معلوم یہہ نسخہ ہی تجھکو

و یا صابن لی اور لی گرم پانی ــــ اوسے دہو اوس سی تو ہو جانا

بیان ہی پیٹہ کہوڑی کی

و یا گڑوا چہرک دی تیل اوسپر ــــ و یا دہو ڈال پانی سی تو لی کر

یقین کر رکہہ خواص ان سبکا ایک ــــ اسی تو جانتے ہیں سب بد و نیک

و لیکن اس عمل کا ہی یہہ دستور ــــ کری تب جب کری خوگیر کو دور.

بیان ہی کہوڑی کی پیٹہ کی زخم کا

لگی گر پیٹ کہوڑی کی پڑی جو بر ــــ سیاہی لوگ کہتے ہیں جسے شور

تو پہر اکسیر اوسکی حق میں جو ہو ــــ وہ شے اوسکی لئے تبلادوں میں سبکو

برا نہ آدہا پک لی تو جو نہ ــــ اور اوس سی تیل گڑوا لیوین دونا

الہی

رکھیں کونڈی میں پھر کر ہیں پانی — کہی مشکل بہت یہ بات پانی

کریں ہرگز نہ اسمیں دیر یک پل — ملادیں کوٹ کر چونی کو اول

پھر اوسمیں تیل کڑوا وہ ملادیں — ملاکر خوب تو نے اوٹھا دیں

اوٹھاویں پھر وہیں دیں پھینک پانی — کہ وہ کسی کے نہیں کچھ کام آنی

پھر یک لکڑی میں باندہیں ایک لتا — جہاں وہ زخم ہو پھر کا سا جہپتا

اوسی لتے سی جب زخمن بھرکی ای یار — لگے دن دس کسے دن پندرہ بار

نہ اوس پر بیٹھی گی مکھی کوئی آ — نہ ہرگز پیپ کا ہوگا اوسکو قطرا

پھر اوپکا کیئے دمیں وہ سارا — بھرا ہوگا نہ تی سرسی دوبارا

بیان نیم زخم کے دہونے کے

جو ہووے زخم کو ایمرد بہوش — تو پتی نیم کے پانی میں کر جوش

اوسی دہویا اوسکی کر موت پاک — ولیکن غور کر کر تو اوسی تاک

کہیں بتّھی ہو او سبز سیاہی   بڑی ہو وہیں نہ اوسمیں کیڑی بیاہی

بیانیں کیڑی پڑنا بیچ زخم کا

اگر کچھ زخم ہیں کیڑی پڑے ہوں   تو پھر وہ یا ہوں چھوٹی یا بڑی ہوں

مہم اور خشک تنبا کو کو تو چھان   پھر اوسمیں شوق میں اکیا مان

پھر اوسکو لینا متے سی یاری   کہ اوسمیں کیڑ سب وو مرجاوی

بیانیں پوست موٹی اوپر زخم کا

اگر ہو زخم پر چمڑا کہیں سخت   تو یوں مت جان اوسی ہو نہیں سخت

نمک اور گھی لگا او سبز کیے دن   مساوی دو نو خنزیر ہو وی لیکن

جب او کہڑی شیکری ہو وی ہے خوب   بغیر اوسکی دوا کرتی نہیں خوب

بیانیں زخم کے شکبائی کا

جو چاہی زخم جلدی خشک ہو جای   تو لازم ہی کدی کی لید منگوای

ملا

سکھا کر پیس اوسکو خوب باریک ‏ کئی دن چھڑک اوس پر تاکہ ہو نہایک

دیا جو تپکا چمڑا لی پھولا نہ ‏ کہیں گر نہ اوسمیں کچھ بہانہ

اوسے ہی پیس کر چھڑکی اسی طور ‏ یقین ہی خشک ہو جاوے وہ فی الفور

دیا سبزی منگا کر خشک ہووے ‏ لگادی اوس پہ تو وہ خشک ہو جائے

چھڑک یا اوپتہ کی پیلی جلا کر ‏ کہ تا اچھا کر اوسکو سکھار

بیان یعنی بال اوپر زخم کے آنے کے

اگر چاہی کہ نکلی زخم پر بال ‏ تو سن رکھ یار اوسکا عجب احوال

لگا نیل اوس پہ تو دن پانچ یا سات ‏ ولیکن تھوک میں گھس کے دن رات

بیان یعنی علاج موترہ کے

بچھیرہ کو جو جانی موترہ ہی ‏ تو سن رکھ عجب اوسکی یہ دوا ہے

سمجھ مت اس مری نسخہ کو تو کھیل ‏ منگا یک چار پیسہ بھر نمک بیل

کچل کر اوسمین تہوڑا اکڑ ملادی
پہر اوسکی بعد دانہ کہلادے

کئے دن گر یوہیں اوسکو کری یار
تو رہوین مو تر د اوسکی نہ زنہار

الیضاً

سہاگہ بہو نکر یادی اوسی روز
ولی جہی ماشی ہووی ابدل افروز

پلانا ساتہہ پانی کی ہی بہتر
کہ تا فائدہ یہہ بہی ہووی اکثر

الیضاً

لب بالا کو یا اوسکی پکڑ کر
اکاڑی کے طرف کہنچ اے ہنرور

پہر جو بیچ میں تہنو کی رگ ہو
اوسی تو کاٹ کر وہانسے الگ ہو

نمک اور ہلدی اوسمیں تین دن روز
پہر اکر پیس کرای یار دلسوز

ملا کر یاو پہر تیل اوسکو گرم
پہلاوین ڈال اوسمیں دس تک شرم

جب اوسمیں خاک ہو جاوی وہ چلکر
تب یک یا بسن میں رکہہ چہو ر اوسکو ملکر

لگا ماکر اوسی اوس زخم پر یار   سحر سی شام تک ہر روز دس بار
جب اچھا ہو کا زخم ای مِنگ فرجام   نہیں رہنیکا مطلق اوسکا تب نام

بیچ بیان تولد ہونی بچھیرہ کی ۱۹۰

بچھیرہ جو تولد ہووی ای یار   اوسی کرنی زمین پر دی نہ زنہار
بلا خوب اوسکو یک کھل مین لیکر   پہر اوسکو لیکی تو رکھہ دی زمین پر
یقین ہی جب پڑا ہووی وہ چالاک   فلک تک پہنچی اوسکی نعل کی خاک

بیانی آختہ کرنی گہوڑیکی

اوسی ایام مین تو یار اکثر   ملی گہی اوسکی فوطونکی جگہہ پر
تو پہر جب ہو ترا تب یہ تقاضا ل   ہلا دی وہ نہ گہوڑیکی طرف کان
بظاہر تو نظر آوی وہ انقر   نہ باطن مین وہ اچھا ہو مقرر
بظاہر آختہ کی جتنی آثار   تو پائی جائین اوسمین ہنی نہ زنہار

بیان کمری کا

کمر مین آوی گر گہوڑی کے لچکا | تو ہنچی دلکو سبر مالک کے دھچکا
علاج آیا ہی خوب اوسکا مجہی یاد | جو منصف ہے تو سنکر اوسکی دی داد
بہت سی چاولون کی گرم لے بھنج | ولی جسکی بتاون اوسکی لے بھنج
لکن تن بہر کہ رکہہ لی ہات مین تو | اولٹ بال اوسکی دم کے سر پر تو
ولیکن باندہنا مضبوط اگہاڑ سے | او اوسکی کہول لینا تو پچہاڑی
نہونی پاوی لیکن بھنج ٹہنڈے | رہی یک لحظ اوس مین دو وی ڈنڈے
سر کی بہرتا بدنکو جہڑ جہڑا کی | لگاوی سب کمر کے وہ کڑا کے
نہین ہوویگا مطلق کچہہ خلل اور | نہین یارو تو اوسکو کی کر غور
تو ہی چاویگا وہ لچکا کمر کا | نہ ہویگا تجہی کچہہ غم سفر کا

بیان بہیر ہڈی کا

اگر گھوڑ یکی اوبھری پھر ہڈی   تو پہلی کر دوا مت ہو تو بہنڈی

ملا افیون تباشہ میں دوچنداں   پہلی میں مل اوسکو اے سخن داں

لگا دے اوسکو پھر یک ٹھیکری پر   وہی پھر ٹھیکری کو آگ پر دھر

وہ جب ہووے گرم تب باندھ اوسپر اوسکو   تو یوں ہی رہنے دے جب تک خوب وہ ہو

فقط مصری بھی باندھے گوشت کر یار   تو پھری پھر ہڈی پر نہ زنہار

جو باندھے پھل پھلا بکری کا گردا   تو ہو جاوے کئی دن میں وہ مردا

چھڑک نا پھر نمک اوسپر تو اے یار   کہ ہے اوسکی وہ چیٹی کی نہ زنہار

دیا تھوہر کی کونپل پھل پھلا کر   اور اوسپر تھوڑا صابن تو لگا کر

اوسی یک دو سے پھر باندھ اوسپہ کسکر   تو اثر اوسکو یوں ہی تین دن کر

رہنیکی یاں قائم ہوگی وہ دور   نہیں رہنے کا غم تو ہوگا مسرور

دیا یک اونٹ کی لیے تو کر گرم   اوسی سینک اب اوسی اور تو نکر شرم

کئے دن ہیں وہ ہوجاویگی اچھی   تو خالص ہو جاویگا کبھی

قباحت لیکن اوسمیں ہے یہ فی الحال   کہ نکلینگی نہ اوتنی جابہ بہر بابل

ایضاً

اگر اوبہر ہی پشتک یا چکا دل   تو سنیکا وسکو بہی اوسی سنی خوب ململ

اگر بالکل نہ ہووی کہ وہ بہتر   زیادہ بہی نہ ہووی کے مقرر

بیان ہیں بیت جہوڑنی کہوڑی یعنی جہول

جو چاہی تیرا کہوڑا چہوڑ ری جہول   تو بیلی بر جو اوسکی جا ہی لو لی

وہاں کر چار بارہ دانی فی الفور   بکر اوسکی ہوا اوسکی دوا اور

و بالی باو بہر یک سونٹ ایجاں   ملا لفق اوسمیں سبجی خوب ہے جیان

اور آتا ماش کا یک باو بہر لی   پکا تینون کی روٹی تو ملا کی

جلا اوبلیونہیں اوسکو خوب بہیسی   بنا رکہہ اوسکی ٹربا ایک ٹالیس

دیا کر روز یک پانی کی ہمراہ — کہ تا چھوڑی وہ جھولی تیر ادلخواہ

بیان دہلنس کا

جو گھوڑا اڈہلنتا ہو تیرا اکثر — تو پھر ہیں جو کہوں سو تو دوا کر

مجرب ہے نہیں ہیں ہے نکتا ڈہنیک — تو خالص ایک چھی ماشی منگا ہینگ

رکھہ اوسکو چھید کر ادرک کے اندر — پہو ادرک لگی دو پہر سے کمتر

اوسی پہو بہل میں رکھہ کر بہل بہلا لے — نکل کر بعد دانیکی کہلا دی

نہو دو دنی دنیں فایدہ جو — تو پھر دو چار دن دی یہہ اوسکو

بقدر یک پانچ پیسہ بہر تولیکر — دیا کر پیاز اوسی پانی کے اندر

دیا اپنی ہے پنی پانسکی لی — پیا پانسے کے پتی تو اوسی دی

دیا یک آدپا لیکر کتا لی — کہلائی پہل بہلا کی اوسکو کھالے

دیا یک سیر بہر اجوائن ای یار — منگا اور کوٹ کر کر اوسکو تیار

اوسی بیتاب میں اپنی ڈبار کہہ　　غرض یک بہتیں دل یوہیں بہکار کہہ

ہمیشہ اوسمیں سی یک دو گھڑی ہر　　دیا کر شام کو دانیکی اوپر

یقیں یہہ ہی نہ ہوی اوسکی وہ مانس　　نکلجاوی کلیجہ کے بتیر بہانس

ایضاً

وہانی نہ دی اوسکو بلاسے　　ہمیشہ باو ہوای میں بہاسے

ہنوس ڈہانس اوسکی جب تلک دور　　بلبتا رہی ہی جیسی بن بدستور

جو کہوڑا خشک کہانسی کہانستا ہے　　اوسی کہتے ہیں سب یہہ ڈہانستا ہے

بیان میں مصالحہ جر کی

اگر کہوڑی کی ہی کجہ جر کی تدبیر　　تو سن رکہہ میں بتاوں تجکو اکسیر

مساوی ہینگ رائی اور نمک ہے　　یہی بہتر ہے کسکو اسمیں شک ہے

اگر کہری ہے اوتنے ہی تو ہی خوب　　ملا آئی ہیں دینا کی جو کوب

اکلانا

کہلانا چار بسہ پہر ہے بہتر — رہی بر قاعدہ دایم پہر پہر
ڈلی دانہ کی اوپر سی کہلانا — ہمیشہ بس یوہی مت بہول جانا
یقین ہی اتناوہ کہانی لگی کا — کہ تو دیکہہ اوسکو گہرانی لگی کا

بیچ بیان نسخہ ساڑہ کی اسطرح نکالین الی رم اور مٹی بیٹ سی گہوڑی کی

قراقر بیٹ میں گہوڑی کے گر ہی — تو پہر بس اوسکا البتہ ہی ڈر ہے
جو جاہی آنتو مٹی نکلی ساری — تو کر ساڑی کے نسخہ کو تو جاری
بتای اب کہو نہیں جسطرح سی — مجہی معلوم ہے وہ جسطرح سی
نمک ہینگ او تولہ اور پہٹکڑی ہیڑا — منگا بازار سی یہ سب بکہیڑا
غرض رائی ہی ہے کہری ہی ہے تو — برا جوائن ہی ہو اور سونٹ ہی ہو
مقرر سوجنے کی ہی ہو کچہ جہال — سبہونکی لیکی تو جو کوٹ کے ڈال
روایت اوسکی یون کرتا ہی راوی — کہ سب جنز دنکو تو لینا مساوی

بہت سالی وہی اور تہوڑا پانی — پر اوسمین لیکر جسمین جائی جہانی

اوسی پہر ایک ٹھیکری مین تولی بہر — دوا اپنی ڈال وہ اوسمین ملا کر

پہر اوسکو لیدمین کھوڑی کی تو گاڑ — پر اسی ڈھب سین کہ ہووی اوکسنہ آڑ

جب اوسپر گذرین یکدن پانچ یا سات — تب اوسکو یون کہلا سنلی میری بات

بقدر یک پاؤ بہر کی بیس دن روز — کہلانہ بعد دانہ ای دل افروز

اگر اسی زیادہ تو کہلا دے — تو سارے کی تو کیفیت اوتہا دے

بشدت پا ہو گرمی یا ہو جاڑا — ہمیشہ فایدہ کرتا ہی سارا

جو ہو جاڑا تو اتنا کام کیجو — دہی بدلی سرکہ ڈال دیجو

بیان مین ہضم ہونی بہت دانہ کی

ہمیشہ ہضم اگر چاہی بہت ہو — بتاون اوسکی ہی ترکیب تجکو

ملدیا کر تو متہی موت مین یار — ولی دس سیر مین ہو ایک آثار

جلالی

جو آمی ہو تو نصف اوسمیں ملدانا — میرے اسباب کو مت بھول جانا

ہمیشہ یہ پینی اسکو دیتو ای یار — کیسے پھر مو مصالح ہیں نہ درکار

دیا منگوا کی سونف یک سیر دو سیر — نشاستہ اوسمیں سی ہوں آدہی یکسر دیر

رکہہ اون دونو کو تو پھر کوٹ کر خوب — بس اب مجھسے کہلانی کی یہی اسلوب

بعد روم چہانک اوسمیں سے کی ہر روز — دیا کر دانہ کی بعد ای دل افروز

میری یک دوست کا ایجاد ہی یہ — بتایا تہا مجھی سو یار ہی یہ

پھر ہر قاتقیہ قایم ہی ایک — کہ ہی کہوڑیکی حق میں یہ نہایت نیک

ذکر مسہلہ بول کا

جو موتی دمبدم کہوڑا میرا جان — تو ہی سردی سی پایا ہی یہ پہچان

منگا کر سونٹ او رمتی برابر — کہلا دی شہکو دانہ کی ملا کر

نہو پیدا اگر جیسے پہر سی وہ کم — تو ہی دو چار دن تک کر تو پیہم

بیان بیچ مسہ دور ہونیکے

اگر ہووی کسی کہوڑی کو مسہ	علاج اوسکا مجرب ہے ہر جا
بنا کاغذ کی بولی ایک بوتی	جلاکر اوسکو دی تو اوسکو دہونی
کہڑی چار ایک ایک کہڑ بونیکو کس کر	بتاوی اس عمل کو تین دن کر

بیان بیچ زخم تنگ کے

یہہ سن رکہہ تنگ کہوڑی کا لگی کا	تو غم کی جاہ مین کچہہ سوچ مت کر
بہگو پانی میں کاغذ کو نہو نتک	رکہہ اوسکو اوسکی اوپر کہنچ در تنگ
بتاوی ایک اوسکو کب تلک کر	وہ جب ہووی اچہا تب تلک کر

بیان بیچ شیر دم کہوڑیکی

کوئی گر شیر دم کہوڑا تیرا ہے	تو پہر تو کر مجرب یہہ دوا ہے
کہا تو مانلی میرا اگر دیر	منگا بازار سے پیاز ایک سیر

کنیز یک پاؤ پہر پہر اوسمیں باریک | چہڑک لون اوسپہ تو لی کہ ہو نشک
پہر پہر بعد پانی جو ملا دوے | تو اوسپر اوسکو لازم ہی کہلاوے
یوہیں جو آٹہ دن اوسکو کری تو | تو لایق ہی کہ دہیان اوسپر دہری تو
کہ گر ہی فایدہ تو اور بہی دی | وگرنہ نام اوسکا موںہہ سی مت لے
ولی گر مینکا تو مت خوف کیجو | کری گر فایدہ تو اور دیجو
نہ کیجو خوف کچہ گرمی کا زنہار | مکرر آزمایہ ہی بتکرار

ایضاً

دوا کر دوسرا نسخہ یہ ای جان | منکا بار رہیوں کہی ہوی داہن
نکال اوسمیں سی بہو سی پتی تو لی | کہر دم تول میں اپنی بہگو لے
کہلا دو بعد دانہ کی کئی روز | کہ تا اچہا وہ ہووی ای دل افروز
اسی میں بہت ہی آزمایا | میاں باقی نی تہا مجکو بتایا

جو پوچھی شیر دم کا مجھ سے احوال | تو پہچان اوسکی کہہ دوں بخوبی حال

دیکھا شیر دم کے حق میں سم ہے | کری جو دم بہت وہ شیر دم ہے

بیچ بیان گھوڑا چڑھانی اور ہر مادی کے اور پہچاننا دانی گھوڑی کا

بچھوتی اگر سے گھوڑی پہ گھوڑا | تو پہ کر ڈول تا لگ جاوی جوڑا

مثانی میں تو یک ماہ دیکھی پڑا تھا | لگا نہ تھو نہیں تر کے رد سا تھا

یقین ہی یوں کیئے دن جو گریگا | تو وہ گھوڑا تیرا اٹھیا اوتھی کا

وگر چاہی کہ تھنڈا ہووی گھوڑا | تو پانی سی پانی لیکر تھوڑا تھوڑا۔

چھڑک فوطہ کی اوپر دنیں دس بار | کہ شہوت اوسکی تا ہو جاوی کم یار

بہت چھوتا ہو جس گھوڑیکا آلت | تو بیشک ہے نجابت کی علامت

یقین ہی اوسکی بچی خوب ہونیکی | ہر یک دلکی وہی مرغوب ہونیکی

طرف اوسکی موں مت موڑیو تو | اوسے کو گھوڑیونمیں چھوڑیو تو

اولی

بر اوس گھوڑی پہ گھوڑا چھوڑیو مت — کہ جسکی فرج لنبے ہو نہایت

اصالت کا اوسکی ہو وہی قایل — کہ جسکی فرج چھوٹی دیکھی عاقل

حقیقت مست کرنی مادیکی اور ترکیب بچہ ہنیکی

اگر چاہی کہ گھوڑی لدی آلنگ — تو اوسکا ہی بتاوون میں تجھی ڈھنگ

مسور اور مگن اوسکو دی پکاکر — تجھی تا خوش کری آلنگ لدکر

برابر دو تو جب بن سیر بھر روز — کھلانا تین دن تک ای دل افروز

ویا پالے اوسی رتی کھلانا — کہ ممکن اوسے ہی آلنگ لدنا

جب آلنگ اوسی آخر ہونی آوی — تب اوسپر چاہی تو گھوڑا لگو چڑھاوے

وگرنہ ابتدا میں ای سخنور — نہیں ہونی کی گابھن وہ مقرر

اگر اوسکا تجھی بچہ ہی لینا — تو وہ دو تین دن دانہ نہ دینا

ولی پیٹ اوسکا جون جون بڑھتا جاوے — تو لازم ہی کہ دانہ کم کھلاوے

سبب یہ ہے کہ دب جاوے بچا جو　　وہاں گر ہے پڑیگا پیٹ کچا

اگر گھوڑی کوی بچی جنے آج　　وہ ہے آلنگ کے ہرگز نہ محتاج

جتنے ہیں چھوڑ گھوڑا اوسپہ ای یار　　کہ ہو جاوے مقرر وہ شکم دار

چڑاوے اوسپہ گھوڑا اتنے کر دن　　نر کہ اوسکی زیادہ پسر کی بن

ولی نزدیک جب جنے کی آوے　　تو لایق ہے کہ اوسکو گہی کہلاوے

سمجھ لینا یہ گہی دینے لگی جو　　کہ گہی ہر روز ہے یک پاو بہر ہو

اور اب تعداد اوسکی سنکی مجھسے　　پیاپی گہی اوسے چالیس دن تا دے

کہ جننا اوسکو ہووے سہل ہاے　　اور اوس بچی میں قوت ہو بہو آے

وگر چاہے کہ ہو موقوف آلنگ　　تو پہر ہیں جو کہوں وہ کر نہو شک

کئے دن تا ہیں پانی فرج پر مار　　کہ تا آلنگ ہو موقوف ای یار

ہیچ بیان گھوڑی جلی ہوی کے

علاج

کسیکا گر کہیں چل جاوی کہوڑا　　تو زخم اوسکا بہت نا ہو نہ تہوڑا

عرق وہ پیاز کا گر اوسپہ لگوای　　تو بس فی الفور اوسی آرام ہو جای

یہہ انسانکی بہی ہی دوا یار　　مکرر آزمایا ہمنے صد بار

بیان بیچ علاج کہوڑیکی کہ داغ سفید اوپر مونہہ اوسکی ہوویں

کوی کہوڑا اگر ہو ہشتابی　　تو اوسکی سن دوا مجہسے ہابی

کہ ہیکن کات کر پانی میں کٹ ڈال　　مل اوسکو ہاتہسے تو خوب سے احال

لگایا کر وہ پانی اوسپہ ہر روز　　تو گن کر آٹہ بار ای میری دلسوز

یقین ہی بس دمیں ای میری یار　　وہ داغ اوسکی نہیں رہینکی زنہار

اسی اکثر ہی مینے آزمایا　　نہیں مطلق کبہی فرق اسمیں آیا

بیچ پانی ہتنے یعنی جو چہان نر کہوڑی کو ہوں

اگر چاہی ہتنے کٹ جاویں سارے　　عمل یہہ کر تو کتنے پر ہمارے

ملا دے تھوڑی سجی اور چونا ملا پانی پھر اوس دونوں میں دونا

کئے دن پی بہ پی اوس پر اوسی دھر کہ تا وہ کاٹ کر کر دے برابر

بیان بیچ دور کرنے پھوڑی پھنسی چربالونکی

تجھے ہووے اگر یہ بات منظور کہ گھوڑے کے کروں پھوڑی کو میں دور

تو میں تجھکو بتاوں حکمت اے دوست وہانکا وستر سے دور کر پوست

کہ پھر سیدھے ہی نکل آوینگی وہ بال نہیں رہنے کا پھر پھوڑی کا جنجال

ولیکن جب تلک پھوڑی ہووے دور لگایا کر تو اوس پر تیل سیندور

بیچ دور کرنے پھوڑی عقرب اور ستارہ کے

کبھے جو میں تیرے یہ بات گر آئے کہ عقرب اور ستارا دور ہو جائے

تو اوسکو بھی وہیں تو کاٹ لیجو خدا کے واسطے یہ کام کیجو

لگا دینا پھر اوس پر خشک ہلدے کہ تا نکلیں وہانکے بال جلدی

یقین ہی وہ نکلیں بال ہمرنگ	کہ ہووی پہر تو اونکو دیگر رنگ

بیان ہی دور کرنی پشتنگ اور چہالوں کی

کسیکی ہووی پشتنگ یا چہالا ول	تو مونڈ اوس کی تو بالوں کو اول

پہر اوسکی بعد دی بجنسہ پچہ گہری	کہ خون ایسا ہو جاوی مون بہری

بہت سی پہر منگا جڑ اکی دوست	اوتار اوس جڑکی اوپرسی تو پوست

اوسی اول تو رکہہ پانی کی اندر	کہ تا پانی کی اندر وہ رہی تر

بقدر احتیاج اوسمیں سی لی یار	اوسی کر کوٹ کر باریک تیار

لگا پہر بول میں انگلی اوسکو	لگا چیونٹی اوپر پہر اوسی تو

مند ہم کر اوسپر اوسکو رات اور دن	یوہیں کر سات دن تک روز گن گن

جو سوجہی پاوں کہوڑیکا نہایت	تو کچہ زنہار تو گہبرائیو مت

منگا کر ٹہیکری کو پیس کر چھان	ملا مسکی میں اوسکو ای میری جان

لگایا کر اوسی او سجابی ہر روز — کہ تا ہو جاوی اچھا ایدل افروز
و یا شیشہ لگا یک موتا کر اڈال — کہ اوسکی بوجھ سی وہ ہووی پامال
مگر ہی یہ نسخہ آزمائی — اسی خاطر تجھی میں نے بتائی

بیچ ذکر علاج پتی کے

اگر اوجھلی سے کہوڑی کو پتے — تو پہر جس بجلی میں ہووی جیسے
اوسی ملکر اوہی کر ہی کہلاوی — کہ تا پتی کو وہ بالکل مٹادی
نہیں وزن اوسکا کچھ سننے میں آیا — اسی خاطر نہیں تجکو بتایا

ایضاً

دیا لی کیسرہ اورلی کالی مرچاں — بہت کوٹ اوسکو تا ہوویں یکجاں
کہلا دینا یہ دو نوں ہی بدستور — کہ ہو جاوی خلل بتی کا سب دور
ولیکن گر نو صرفی جب یہ دینا — تو آدہی ماداون گر نو کو لینا

پانی

بیانیں علاج باچھہ پکنے کا

کسی گھوڑیکی جاوے باچھہ اگر پک   اور اوسکی دکھ دوا سی جاوے تو تنک
تو رکھہ کپڑے نکی گدی اوپر کر کر   ولیکن خوب اوسی پانی میں تر کر
نہو جب تک وہ اچھا یونہی کرنا   ہمیشہ گدی اوسپر تر ہی دہرنا

ہیچ بیان راتب دینی حلوای ادرککا موسم میں جاڑے کی فایدہ بخشے

منگا بازارسی کہی ڈیڑہی آثار   اور اتنے ہی تو ہلدی لے بسا بار
منگا ادرک بہی اوتنی کو تو باریک   کہ اوتنی ہی تو میتہی بس کر ٹہیک
اگر اوی کہی تو پک پابسن میں جلدی   پہنے تا خوب اول سب سی ہلدی
پہر اوسمیں میتہی اور ادرک کو تو ڈال   دل انکو بہت مت کیجیو للال
ملا پہر پانچ سیر اوسمیں مٹھائی   او لیڈ پک دو دو دس سیر اوسمیں آٹا
اوتہار کہہ سب پہہ حلوا سا بنا کر   دیا کر پاو پہر پانی ملد کر

بڑہا یہ رفتہ رفتہ سیر بہر تک   کہ ہی اکثر یہی حوای ادرک

بنایا پہر یونہیں جب ہو چکی بار   نہیں اب کچہ سکہایا تجکو درکار

جو سارے جاری تو یونہی کہلادے   تو کہوڑا تجکو یک عالم دکہادے

قسم ہی کہ عجایب ہی یہ نسخہ   غرض یہ ہی غرایب ہے یہ نسخہ

کسیے تیار جو کہوڑا ایک ہتا   تو منے یہ ہی کے دن تک دیا تہا

ترکیب دینی کہوڑے کو عوض دانہ کے

اگر چاہی کہ کہوڑے کو دے گہیر   تو کر تو پہیر دینے کے یہہ تدبیر

مہیلہ موت کا بکوا کے ملوا   پہر اوسکو دودہ کے اندر تو ملوا

ملا کر اوسمین پہر جلدی تپاے   کہ بارا آنچ پر رکہ میری بہاے

بکی جب خوب تب اوسکو جمانا   عوض دانہ کی اوسکو یہی کہلانا

جو تہوڑا ہی تو اتنا کام کیجو   کہ بس اوسکو فقط پانی ہی دیجو

بیان نہیں بیماری بدنام کے

کسی گھوڑیکو کر ہو جاوی بدنام　　تو پھر ہین جو کہون کر تو وہی کام

کہ سمجھنی کی تولی جب پیٹ بھر چھال　　اوسی پس کوٹ کر باریک کر ڈال

منکا نصف اوسی مرچین سرخ ایجان　　اونہین بہی کوٹ کر لی کپڑ چھان

بہم اون دونو چیزونکو ملدوے　　ملاکر پھر ہتیلی مین کہلاوے

کہلاو تنا سحر او تنا ہی تا شام　　دلی تب تک کہ جب تک ہووی آرام

مجہی یک مہرن نی تہا بتایا　　یہ نسخہ اونہو نکا آزمایا

اگر بدنام مادہ ہووی یا نر　　دوا اس نو مرضکی ہی یہی کر

جو نر ہی تو وہ ہوتا ہی اکاڑے　　جو مادہ ہی تو ہوتی ہی پچھاڑے

یقین ہی اس سی برساتی ہی ہو دور　　کہلادی تو اگر اوسکو بدستور

بیان لہو بند کرنی زخمکی

لہو گر زخم سی گھوڑیکا نہو بند　　تو پھر میرا کہا مان ای خردمند

تو اسبر باندیک لکڑیکا جالا — که هووی بند اگر هو خونکا نالا

ایضاً

ویا او سبر سا کہ پیس کر ڈال — کہ ہو جاوی لہو بند اوسکا فی الحال

یہی انسان کی بہی ہی دوا یار — یہ سمجا دیتا ہون تجکو تکرار

خاتمہ کتاب کا

مجہی کہتے ہی جو جو بات منظور — کہا اوس اوسکو میں نے ہوی مسرور

کیا ہر مختصر اسکو بشدت — کہ تا ہو لکہتے پڑہتے میں نہ دقت

جو دیکہی غور سی تو ای خردمند — تو دریا کو کیا کوزہ میں ہی بند

تمت تمام شد کتاب طب اسپان

مرچ سیاه	ادرک	سونف	نمک سیاه	نمک سنبهر	شراب
۲ تولہ	۲ تولہ	۲ تولہ	۲ تولہ	۲ تولہ	۲

این همه اجزا را اندرون عرق انداخته بالای دیگدان داشته جوش داده بعد از دست

مالیده بخورانند

الجموعه کالی مرچ هینگ

May 31/30 annotated

McGILL UNIVERSITY LIBRARY

ACC. NO. REC'D